

تربیت

راه

سعادت انسان

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

محمد باقر دانش

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

تربیت

راہ

سعادت انسان

Presented by: <https://jainlibrary.com/>



مؤلف:

محمد باقر دانش کمنگوی

نام کتاب تربیت راہ سعادت انسان
مؤلف محمد باقر دانش کمنگوی
ناشر مؤسسہ فہنکی انتشاراتی انصاری
کمپوزنگ کمنگوی کمپیوٹر سنٹر
تاریخ اشاعت ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ جنوری ۲۰۰۲
تعداد ۲۰۰۰
اشاعت اول

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

Presented by: <https://alibrary.com/>

تقدیم

میں اپنی اس مختصر سی
مہنت کو انسانیت کے
عظیم سربراہ

امیر المؤمنین حضرت امام
علی ابن ابی طالب علیہ السلام

کی بارگاہ اقدس میں تقدیم
کرتا ہوں

گر قبول افتد زہے

عز و شرف

- مؤلف -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین، والصلوة والسلام علی محمد وآلہ الطاہرین، وللعنة لعنة اهلہ
الکافرین -

مقدمہ

تمام حمد و ستائش اس ذات لم یزل ولایزال کے لئے مختص ہے جس نے اپنے بندوں کی ہدایت اور رہبری کی خاطر بعثت انبیاء کے ساتھ ساتھ نزول کتب کا سلسلہ بھی جاری رکھا تاکہ کوئی شخص اس کے حضور عذر نافرمانی پیش نہ کر سکے چنانچہ تمام انبیاء کرام اور ان پر نازل ہونے والی آسمانی کتابیں لوگوں کو خدا اور بندوں کے درمیان نیز خود بندوں کے باہمی حدود و فرائض سے آگاہ کرتے رہے ہیں لیکن بہر حال ان تمام آسمانی کتب میں فقط ایک کتاب جس کی حفاظت کی ضمانت خود خداوند کریم نے اپنے ذمہ لی دست خیانت اور جنایت سے محفوظ رہ سکی گویا خدا نے اس کتاب کو تمام ہادیان معصوم اور غیر معصوم اور تمام کتب سماوی وغیر سماوی کے لئے امام بنایا ہے اور ان سب کی صحت و سقم اور آفاقیت کے لئے یہ کتاب مہر سند کی حیثیت رکھتی ہے اسی لئے روایات معصومین (ع) میں آیا ہے کہ اگر انسان اس کتاب کی ایک آیت کو اپنے لئے اسوہ عمل بنائے تو اسے نجات دینے کے لئے یہی کافی ہے یہ

انسان جس طرح اپنے جسم کے لئے غذا، لباس، اور مکان کے نیاز مند ہیں اسی طرح ان کی جان بھی تعلیم و تربیت کی محتاج ہے وہ انسان جو اپنے خلقت کے غرض سے آگاہ نہ ہو اور جس کی پسندیدہ طریقوں سے پرورش نہ ہوئی ہو، مکارم اخلاق سے آراستہ نہ ہو، بُری صفتوں اور خصلتوں سے تزکیہ نہ ہوا ہو ایسا انسان اگرچہ ظاہری طور پر انسان ہے لیکن درحقیقت انسانیت کے کاروان سے کروڑوں میل دور ہے چنانچہ اس کے بارے میں شاعر کہتا ہے:

تن آدمی شریف است بہ جان آدمیت

نہ لہم لباس زیباست نہ مان آدمیت

اسے چاہیے کہ وہ اپنے بارے میں غور کرے اور روحانی ترقی کی جانب توجہ دے کیونکہ اس کے بغیر وہ نامکمل ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ انبیاء و اولیاء الہی کی سب سے بڑی ذمہ داری تعلیم و تربیت تھی اور خداوند عالم نے بھی اپنی مقدس کتاب میں فرمایا ہے کہ میں نے مؤمنین پر احسان کیا ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کی خاطر ان کی طرف رسول بھیجے ہیں۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ
رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِذْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ
نَفْيًا ضَلِيلٍ مُّبِينٍ

ترجمہ:

ایمان والوں پر اللہ نے بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاکیزہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔ (۱)

چنانچہ اس آیت سے واضح ہے کہ پیغمبروں کو لوگوں کے درمیان بھیجاتا کہ ان پر آیات الہی کی تلاوت کریں اور انہیں تعلیم و تربیت سے نوازیں جو خدا کی ایک بہت بڑی نعمت و احسان ہے۔ ایک اور آیت میں تعلیم و تربیت کو انسانوں کے لئے مایہ حیات قرار دیا ہے اور وہ لوگ جنہیں انبیاء الہی کی تعلیم و تربیت حاصل نہیں ہوگی انہیں مردہ شمار کیا گیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا
دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ۔

ترجمہ:

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی پکار پر لبیک کہو جب وہ تمہیں حیات آفرین باتوں کی طرف بلائیں۔ (۲)

(۱) آل عمران ۱۶۴۔

(۲) انفال ۲۴۔

اور آج کل علمی محافل اور تربیتی مراکز میں بھی اولاد کی تربیت اور پرورش سب سے زیادہ مورد بحث نظر آتی ہے۔

اولاد کی تربیت والدین کی ایک اہم ترین ذمہ داری ہے اور تربیت ہی وہ بہترین راستہ ہے جس کے ذریعے انسان اپنے اہداف میں کامیاب ہو سکتا ہے اور تربیت یافتہ شخص معاشرے کے لئے باعث افتخار بن سکتا ہے۔ تمام والدین کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ ہمارے بچے اچھی تربیت کے حامل ہوں اور اچھے انسان بنیں۔ لیکن آج کے اس مادی دور میں کہ جب مادیات پر توجہ ہونے اور خود والدین کی اسلامی روش اور اوسط لائقہ کار سے آگاہ نہ ہونے کی وجہ سے ان وظائف الہی پر عمل ہوتے ہوئے نظر نہیں آتا۔ غرض کہ صحیح تعلیم و تربیت حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں اور معاشرے میں فساد کا باعث بنتے ہیں اس کے مجرم والدین ہیں کہ جنہوں نے ان کی صحیح تربیت نہیں کی البتہ اس دور میں بچوں کی تربیت کرنا آسان کام نہیں کیونکہ ایک طرف سے مغربی کلچر اور دوسری طرف سے نئی ایجادات جیسے ڈش انینا، انٹرنٹ اور دوسرے عوامل کا غلط استعمال ہے بہر حال دنیا آج اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ بغیر تربیت کے کوئی بھی انسان اپنے اہداف و مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور تربیت نہ ہونے کی وجہ سے آج جہان غرب اس چیز کی سزا بھگت رہا ہے یہ معاشرہ محبت کی کمی اور گھریلو اختلافات کی وجہ سے آج بہت سے جرائم کے مرتکب

ہور ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کے اسکولوں میں ہر مہینے میں کئی بے گناہ طالب علم اپنے ہم کلاس ساتھیوں کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں اور جب اس جرم کے بارے میں تحقیق کی جاتی ہے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان میں تربیت اور ہدایت جیسے حیات بخش عوامل کا فقدان تھا اسی وجہ سے یہ بچے اس قسم کے جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں اور انہی عوامل کی وجہ سے یہ بچے اپنے ساتھ اسلحہ رکھتے ہیں اور منشیات استعمال کرتے ہیں اخلاق، ادب اور تربیت نامی کوئی چیز ان کے اندر دکھائی نہیں دیتی۔

اس معاشرے میں یہ مشکلات ہمارے لئے بھی ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں لہذا جاننا چاہئے کہ اس کے مقابل ہماری کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

چنانچہ اس کا صرف ایک ہی راہ حل نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا، انبیاء اور اولیاء خدا کے بتائے ہوئے اصول پر گامزن ہو کر ان پر پورا اثر کرنے کی کوشش کی جائے اور اولاد کی تربیت کے لئے ان نکات اور تدابیر پر عمل کیا جائے جو حضور مبین علیہم السلام نے بیان فرمائے ہیں کیونکہ یہی وہ ہستیاں ہیں جن کے ذریعہ ہم اپنے مقاصد تک پہنچ سکتے ہیں اور خاص طور پر امیر المؤمنین علیہ السلام کا وہ مکتوب جسے ہم اسی کتاب کے دوسرے حصہ میں بیان کریں گے جو حضرت نے حاضرین نامی جگہ پر صفین سے واپسی کے وقت اپنے فرزند ارجمند امام حسن مجتبیٰ (ع) کے نام تحریر فرمایا اس میں وہ نکات اور اصول و قوانین موجود ہیں جسے آج تک سوائے حضرت کے کوئی بھی بیان نہیں کر سکا۔

اگر والدین اور اساتید محترم ان نکات پر صحیح توجہ دیں تو انھیں تربیت کے تمام اصول اس خط سے مل سکتے ہیں جس میں حضرت علیؑ نے تربیت کے مہم ترین مسائل کو بیان فرمایا ہے اور جو ممکن ہے اس نئے دور میں ایک اساسی اور بنیادی ترین کام کو انسانوں کی زندگی میں ایجاد کرے جیسا کہ خود امام (ع) نے اس کے اصلی مخاطبین والدین اور اساتید کو قرار دیا ہے۔

اگر امام علیہ السلام کے دور کے مسائل اور ان میں حضرت کی مصروفیت کو مد نظر رکھ کر اس خط کو دیکھا جائے تو اس مہربان باپ کی محبت کا ہم آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپؑ نے اولاد کی تربیت کو زندگی کے مہم ترین مسائل میں شمار کیا ہے اور نسل جوان جن کی زندگی ابھی ابتدائی مراحل میں ہے، جنہوں نے ابھی اپنی زندگی کو شروع کیا ہے ان کو چاہیے کہ وہ اس مہربان باپ کے ان قیمتی نکات کو اپنے لئے نمونہ عمل بنا کر اپنی زندگی کو ان نورانی کلمات کے مطابق شروع کریں اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت کر کے انھیں انسان کامل بنا کر معاشرے کے حوالے کریں۔

لیکن اس مقام پر محترم قارئین کے سامنے ایک درد دل بھی کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تربیت اتنا مہم امر ہونے کے باوجود آج کل تربیت سے زیادہ تعلیم پر توجہ دی جاتی ہے تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے پر آمادہ نظر آتے ہیں لیکن تربیت کے لئے ایک دو گھنٹہ دینے کو بھی تیار نہیں ہوتے جبکہ جس طرح انسان تعلیم کا نیاز مند ہے اسی طرح اسے تربیت کی بھی ضرورت ہے کیونکہ جب یہ انسان پیدا

ہوتا ہے تو اس وقت تمام ادراکات سے خالی ہوتا ہے کہ جس کی جانب ارشاد الہی ہوتا ہے:

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
شَيْئًا۔

ترجمہ:

اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے شکموں سے اس حال میں نکالا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے۔ (۱)

انسان علم حاصل کرتا ہے تاکہ کشف راز اور طبیعت کو مہار کر سکے لیکن تربیت خود انسان کے سرکش نفس کو مہار کرنے کے لئے ہے یہ اس کی شخصیت کو بنانے کے لئے ضروری ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر انسان کا نفس تربیت یافتہ نہ ہو تو وہ علم کو بھی غلط راستہ پر لگا دیتا ہے اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ "اذا فسد العالم فسد العالم" تربیت کے بغیر علم کی مثال ایسی ہے جیسے چور کو روشنی و نور فراہم ہو گیا ہو اسی لئے قرآن کریم نے تین آیات میں تربیت کو تعلیم پر مقدم کیا ہے (۲) اور فقط ایک جگہ پر تعلیم کو تزکیہ پر مقدم کیا ہے (۳) اور وہ بھی تقدم طبعی ہے کہ تعلیم طبعی لحاظ سے تربیت پر مقدم ہے۔

(۱) محل ۷۸۔

(۲) بقرہ ۱۲۸، ۱۵۱، آل عمران ۱۰۳، جمعہ ۲۔

(۳) بقرہ ۱۲۹۔

لہذا اس موقع پر تربیت کے قوانین اور عوامل سے زیادہ آگاہ ہونے کی خاطر معزز قارئین کی خدمت میں یہ مختصر سی کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جس میں تربیت کے اہم عوامل کو بیان کیا گیا ہے، ہم نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے: پہلا حصہ تربیت، قرآن اور سنت کے نقطہ نظر سے اور دوسرا حصہ حضرت امام علی علیہ السلام کا مکتوب جس کے بارے میں ہم نے پہلے اشارہ کیا۔

خدائے متعال کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کم عرصہ میں اس بندہ حقیر کو کتاب ہذا کی تکمیل کی توفیق عنایت فرمائی اور ساتھ میں پیغمبر اسلام (ص) کی اس مشہور حدیث (مَنْ يَشْكُرِ النَّاسَ نَحْمُ يَشْكُرِ اللَّهَ) پر عمل کرتے ہوئے ان برادران کے بھی شکریاں ادا رہیں کہ جنہوں نے اس کار خیر میں تعاون کیا اور معزز قارئین سے گزارش ہے کہ اگر مطالعہ کے دوران کوئی خامی نظر آئے تو ضرور مجھے آگاہ فرمائیں کیونکہ انسان سے غلطی ہوتی ہے مگر خدا ہے جو اپنے لطف و کرم سے سہو و نسیان سے محفوظ رکھے۔

والحمد لله اولاً و آخراً

محمد باقر دانش کمنگوی

حوزہ عالیہ قم

۱۳ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

☆ پہلا حصہ ☆

تربیت، قرآن و سنت کی روشنی میں

Presented by: <http://jafrilibrary.com/>

تر بیت؟

تر بیت اور اس کے مترادف الفاظ ان کلمات میں سے ہیں جن کو ہر ایک اپنی روز مرہ کی زندگی میں استعمال کرتا ہے مثلاً جب بھی کسی سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے بارے میں (با تر بیت) (با ادب) جیسے الفاظ استعمال کرتا ہے۔

اور اگر ہم سے سوال کیا جائے کہ تر بیت کے کیا معنی ہیں تو ہم شاید اس کی صحیح اور دقیق تعریف نہ کر سکیں کیونکہ علماء تر بیت بھی اس کے معنی میں اتفاق نظر نہیں رکھتے ہیں۔ اور ہر ایک نے اپنے فہم، خیال، فکر اور تجربہ کے حساب سے اس کا معنی کیا ہے۔ ہم پہلے اس کے لغوی اور اصطلاحی معنی آپ کی خدمت میں پیش کریں گے اس کے بعد آیات قرآنی اور روایات معصومین (ع) میں اس کی اہمیت کو بیان کریں گے۔

تر بیت لغت میں:

تر بیت مادہ رب سے ہے رب کے معنی ہے برتری رب القوم، قوم پر برتری حاصل کر سکا، اس پر سیاست رانی کرنا، الرب یعنی سردار، مالک اصلاح کنندہ (۱)

(۱) المفہوم ۳۶۲۔

راغب اصفہانی کہتے ہیں:

الرَّبُّ فِي الْأَصْلِ التَّرْبِيَةُ وَهُوَ إِنْشَاءُ الشَّيْءِ
حَالًا فَحَالًا إِلَى حُدِّ التَّمَامِ؛

رب کے اصل معنی تربیت کرنا یعنی کسی چیز کو تدریجاً نشوونما دے کر حد کمال
تک پہنچانا۔ (۱)

صاحب لسان عرب نے اس طرح معنی کیا ہے:

رَبِّي تَرْبِيَةٌ وَتَرْبِيُ الْوَالِدُ نَعْدَاهُ وَجَعَلَهُ يَرْبُو
رَبِّيْتُهُ... اى غَدُوْتُهُ، هَذَا الْكَلِمَاتُ مَا يَنْمُو كَمَا الْوَالِدُ
وَالزَّرْعُ وَالنَّحْوُ

یعنی بچے کو کھانا دینا اور اس کی پرورش کرنا، اس کو کھلانا، پلانا
اور یہ ہر اس چیز پر صدق آتا ہے جو نشوونما پاتی ہے جیسے، بچہ، زراعت اور اس
طرح کی اور چیزیں۔ (۲)

تربیت اصطلاح میں:

(۱) تعلیم و تربیت ان اعمال اور تاثیرات کا مجموعہ ہے جو ایک عمدہ اور
ہدف والا انسان (مرئی) خصوصاً وہ افراد جو بالغ اور تجربہ کار ہیں اور وہ بچوں
اور نوجوانوں کے اندر اخلاقی اور عملی صفات کو ایجاد کرنا چاہتے ہیں۔ (۳)

(۱) مفردات راغب۔

(۲) لسان عرب باب الرأء (مادہ ربو)۔

(۳) دفتر حوزہ ودانشگاہ؛ فلسفہ تعلیم و تربیت ص ۳۶۶۔

(۲) تربیت: یعنی وہ مناسب الفاظ اور کلمات جو کسی کے اندر مناسب رفتار پیدا کرنے اور اس کو ایک اچھے ہدف تک پہنچانے اور اس کی استعداد کو اجاگر کرنے کے لئے آہستہ آہستہ کمالات کی طرف حرکت دیں۔ (۱)

تربیت قرآن کی نگاہ میں

اولاد، اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی امانت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسان کے سپرد کیا ہے اور اس امانت کی صحیح تربیت کرنے اور اس کی صحیح پرورش کرنے پر قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر تاکید کی گئی ہے۔

قرآن نے ایک انسان کی پرورش اور اس کی صحیح تربیت کرنے کو عبادت قرار دیا ہے اور ایک انسان کی تربیت اور ہدایت کو تمام انسانوں کی ہدایت اور تربیت کرنے سے تعبیر کیا ہے۔

وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا.

ترجمہ:

اور جس نے کسی کو زندگی بخشی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخشی دی (۲)

(۱) اسلام و تعلیم و تربیت ص ۱۳۔

(۲) ماخذہ ۳۴۔

امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: زندہ کرنے سے مراد ظاہری حیات نہیں ہے بلکہ یہاں زندہ کرنے سے مراد نفس انسان ہے یعنی ایک مردہ نفس کو زندہ کرنا اور ایک گمراہ انسان کی رہنمائی کرنا ہے۔

قرآن مجید نے ارسال رسل اور بعثت انبیاء کے فلسفے کو انسان کی ہدایت، تزکیہ اور تربیت قرار دیا ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا
وَيُحْيِيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمُ
مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ.

ترجمہ:

جیسے ہم نے تمہارے درمیان خود تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سنا تا ہے اور تمہیں پاکیزہ کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ (۱)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی خدمات کو تربیت انسان بیان کیا ہے۔

چنانچہ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْنَهُمْ آيَاتِكَ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

ترجمہ:

اے ہمارے رب! ان میں ایک رسول انہی میں سے مبعوث فرما جو انہیں

تیری آیات سنائے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور انہیں (ہر قسم کے

رذائل سے) پاک کرے۔ بیشک تو بڑا غالب آنے والا، حکیم ہے۔ (۱)

اگر خدا نخواستہ ہم نے اس امر مہم میں سستی کی اور اپنے گھر والوں کی تربیت میں

سستی سے کام لیا اور اس وجہ سے ہماری اولاد برے راستہ پر گامزن ہو جائے، غلط

افکار اور برے کاموں میں مشغول ہو جائے، گمراہ لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا شروع

کر دے اور مغربی تہذیب کی طرف مائل ہو جائے اور بے پردہ ہو جائے اور اس

طرح ہمارے پورے گھر والے بے تربیت ہو جائیں تو اس کی ذمہ داری ہم پر

عائد ہوتی ہے اور اس کا جواب اللہ تعالیٰ کے سامنے ہمیں دینا ہوگا کہ ان کی تربیت

کرنے میں ہم نے سستی سے کام لیا۔ اس مطلب کی جانب خداوند متعال سورہ تحریم

میں ارشاد فرماتا ہے:

(۱) بقرہ ۱۲۹۔

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا
 وَقَوْلُهَا النَّاسُ وَالْحَجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ
 شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ
 مَا يُؤْمَرُونَ

ترجمہ:

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس
 کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے
 مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انہیں ملتا ہے اسے
 بجالاتے ہیں۔ (۱)

حضرت ابوبصیر کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: میں ان کو کیسے
 بچاؤں؟ (امام علیہ السلام) نے فرمایا: ”امر خدا کا حکم دو اور نہی خدا سے روکو۔ اگر
 تمہاری اطاعت کی تو تم نے انہیں جہنم سے بچالیا اور اگر نافرمانی ہوئی تو تم نے اپنا
 فریضہ ادا کیا“ اولاد کے بارے میں یہ حکم ہے کہ سات سال کے ہو جائیں تو انہیں
 نماز کی عادت ڈالو۔ (۲)

یہ بات جاننا بھی مناسب ہے کہ تربیت میں موعظہ اور ارشاد کا

(۱) تحریر ۶۔

(۲) ترجمہ و حاشیہ قرآن، علامہ شیخ محمد صالح المنجد، ص ۵۵۲۔

خاص کردار ہے قرآن نے موعظہ کو تربیت کے لئے ایک اہم عنصر قرار دیا ہے۔

ارشاد رب العزت ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ لَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ
لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ
قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ
فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ

ترجمہ:

اے لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے یہ قرآن تمہارے پاس نصیحت اور
تمہارے دلوں کی بیماری کے لئے شفا اور مؤمنین کے لئے ہدایت و رحمت بن
کر آیا ہے۔ کہہ دیجئے اللہ کے اس فضل اور اس کی اس رحمت کو پا کر لوگوں کو
خوش ہونا چاہیے کیونکہ یہ اس (مان و متاع) سے بہتر ہے جسے لوگ جمع کرتے

ہیں۔ (۱)

تربیتِ ائمہ معصومین (ع) کی نگاہ میں

جس طرح قرآن نے اچھی تربیت کرنے کی تاکید کی ہے اسی طرح انبیاء (ع)
اور ائمہ اطہار (ع) نے بھی تربیت کو انسان کی زندگی اور ایک اچھے معاشرے کے لئے
مایہ جیات قرار دیا ہے۔

(۱) یونس ۵۸، ۵۷۔

جیسا کہ خود خداوند عالم نے قرآن کریم میں انبیاء کرام کا کام تربیت انسان بتایا ہے اور بہت سی جگہ اولیاء خدا کے اہداف کو انسان سازی اور تربیت انسان بیان فرمایا ہے اسی طرح ائمہ اطہار نے جو انبیاء کے بعد ہدایت بشر اور تربیت و تزکیہ انسان کے ذمہ دار ہیں بہت سے مقامات پر اسی مناسبت سے احادیث اور خطبے ارشاد فرمائے ہیں۔ تو ایک اچھے معاشرے کی کامیابی اور اس کی ترقی کا راز اچھی تربیت، تزکیہ نفس اور پرورش روح میں پوشیدہ ہے۔

پیغمبر اسلام (ص) جنہوں نے اپنی مبارک زندگی کو انسان سازی اور گمراہ انسانوں کی ہدایت اور ان کی تربیت میں گزار دیا، اپنی بعثت کے فلسفہ اور ہدف کو یوں بیان فرماتے ہیں: **إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ**۔ (۱)

نیز آپ نے (ص) اولاد کی صحیح تربیت کے بارے میں فرمایا:

أَكْرَمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا آلَ بَيْتِكُمْ.

ترجمہ:

اپنی اولاد کا احترام کرو اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ (۲)

ایک اور جگہ آنحضرت (ص) اپنی محبت، اپنے اہلبیت کی محبت اور تعلیم قرآن کی

اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے والدین سے مخاطب ہیں:

(۱) بحار الانوار، ج ۱۶، ص ۲۱۰، مستدرک، ج ۱۱، ص ۱۸، مکارم الاخلاق، ص ۸۔

(۲) بحار الانوار، ج ۱۰، ص ۹۵، وسائل الشیخہ، ج ۲۱، ص ۶۷، مستدرک، ص ۱۵، عوالی الآلی، ج ۱، ص ۲۵۳، مکارم الاخلاق، ص ۲۲۲۔

اَدَّبُوا اَوْلَادَكُمْ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ: حُبِّ نَبِيِّكُمْ
وَحُبِّ اَهْلِ نَبِيِّتِهِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ -

ترجمہ:

اپنے بچوں کو تین خصلتوں کی تربیت کرو اپنے پیغمبر (ص) کی محبت ان کے
آل کی محبت اور تعلیم قرآن کریم۔ (۱)

ایک اور جگہ پیغمبر اسلام (ص) نے والدین کی طرف سے اپنی اولاد کو بہترین ہدیہ
اچھی تربیت بیان فرمایا ہے:

مَا نَحَلُّ وَالِدٌ وَوَلَدُهُ اَفْضَلُ مِنْ اِدَابِ حَسَبٍ

ترجمہ:

کوئی بھی باپ اپنے بیٹے کو اچھی تربیت سے بہتر اور کوئی ہدیہ نہیں دے سکتا۔ (۲)
ایک اور روایت میں آنحضرت نے فرمایا:

کوئی بھی باپ اپنے بیٹے کو ادب کے برابر کوئی ارث نہیں دے سکتا۔ (۳)

تربیت کی اہمیت اس قدر ہے کہ ہمارے دینی رہبروں نے ہمیشہ خدا سے اپنے
بچوں کی صحیح تربیت کرنے میں اور ان کو ایک اچھا انسان بنانے میں مدد مانگی ہے۔

(۱) کنز العمال ج ۱۶، ص ۴۵۶۔

(۲) کنز العمال ج ۱۶، ص ۴۵۶، مستدرک ج ۱۵، ص ۱۶۳۔

(۳) کنز العمال ج ۱۶، ص ۴۶۰۔

امام سجاد علیہ السلام خدا سے اپنی اولاد کی اچھی تربیت میں کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں:

وَأَعْنَى عَلَى تَرْبِيَتِهِمْ وَتَأْدِيبِهِمْ وَبِرْهَمِ-

ترجمہ:

خدایا اولاد کی تربیت اور آداب سکھانے اور نیک بنانے میں میری مدد

فرما۔ (۱)

عوامل تربیت

عوامل اور اسباب تربیت وہ ہیں جو انسان کے وجود میں اہم کام انجام دیں یعنی تربیت کے عوامل اور اسباب ہیں کہ جو انسان کی زندگی میں تاثیر اور اثر رکھتے ہو اور یہی عوامل ہیں جو انسان کی خوشنہی اور بدنہی کے باعث ہیں۔ ویسے تو یہ عوامل بہت زیادہ ہیں لیکن ہم ان میں سے چند اہم عوامل پیش کرتے ہیں:

(الف) قانون وراثت

علمی اعتبار سے یہ بات ثابت ہے کہ جو صفات ماں باپ میں ہوگی وہی صفات اولاد میں منتقل ہوتی ہیں اگر ماں باپ شجاع ہوں تو اولاد بھی شجاع ہوگی، اگر

(۳) صحیفہ سجاد، ص ۱۲۰، مصباح ص ۱۶۵۔

ماں باپ باغیرت ہوں تو اولاد بھی باغیرت ہوگی۔

وراثت ان مہم عوامل میں سے ایک ہے کہ جو کم و بیش بچوں پر ضرور اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر ان کے آبا و اجداد اچھے ہوں اور ان کے کردار اور اعمال صحیح ہوں تو بچے بھی صحیح تربیت یافتہ ہوں گے، جو کام والدین انجام دیں گے وہی کام بچے انجام دیں گے وہ ماں باپ کو اپنا رب (پرورش کرنے والا) سمجھتے ہیں یعنی بچے جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ والدین کے کردار اور اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ وراثت ایک مسلم حقیقت ہے جو تربیت اولاد میں بہت مؤثر ہے اسلام اور مفکرین کی نظر میں وراثتی اثر کو تسلیم کیا گیا ہے شاید یہ آئیہ شریفہ بھی اسی امر کی طرف اشارہ کرتی ہو۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرِجُ نَبَاتَهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي
خَبُثٌ لَا يَخْرِجُ إِلَّا كَلْبًا وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْآيَاتِ
الْقَوْمِ يَشْكُرُونَ۔

ترجمہ:

اور پاکیزہ زمین اپنا سبزہ اپنے رب کے حکم سے نکالتی ہے اور خراب زمین کی پیداوار بھی ناقص ہوتی ہے یوں ہم شکر گزاروں کے لئے اپنی آیات کو مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں۔ (۱)

اسی لئے اسلام نے انسان کو اس بات سے خبردار کیا ہے کہ اگر تم اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنا چاہتے ہو اور اس چیز کے آرزو مند ہو کہ بچے اچھی زندگی اختیار کریں تو شادی سے پہلے اس بات کی طرف ضرور توجہ دو کہ تم کس کے ساتھ شادی کر رہے ہو اور اس بات کا بھی خیال رکھو کہ شادی میں کیا چیز معیار ہونی چاہیے وہ چیزیں جو شادی سے پہلے ایک انسان (لا کا یا لڑکی) کو مد نظر رکھنا ضروری ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ جس شخص کا اس نے اپنی زندگی کے لئے انتخاب کیا ہے اور آئندہ اس کے بچے کی ماں یا باپ ہونگے، انہیں کس طرح کا ہونا چاہیے اور کن صفات کا حامل ہونا چاہیے آیا خوبصورت ہوں یا زیادہ پڑھے لکھے ہوں یا بہت زیادہ دولت مند ہوں، متقی و دیندار ہوں یا بے دین و بے بندوبار و غیرہ...؟! چنانچہ اس کا معیار جسے ہمارے آئمہ اطہار (ع) نے بیان فرمایا ہے آپ حضرات کے خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

پیغمبر اسلام (س) نے ارشاد فرمایا:

إِنَّاكَ وَالْخَضْرَاءَ الدِّمْنَ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَمَا خَضْرَاءَ الدِّمْنَ قَالَ: الْأَمْرَةُ هِيَ الْحَسَنَاءُ فِي
مَنْبَتِ السُّوءِ۔

ترجمہ:

اس پھول سے ہوشیار رہو جو گندی جگہ پر نکل آتے ہیں سوال کیا یا رسول اللہ

اِنَّ اَحْبَبَهَا اَكْرَمَهَا وَاِنَّ لَمَّ يُحِبَّهَا فَلَمَّ يَظْلِمُهَا۔

ترجمہ:

اگر اس سے محبت ہے تو اس کے ساتھ مہربانی کرے گا۔ اور اگر اس کو نہیں چاہتا ہے تو اس پر ظلم نہیں کرے گا۔ (۱)

ہمارے دینی راہنماؤں نے ہمیشہ ہمیں سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کی ہے اور ہمیں گمراہ ہونے سے بچایا ہے۔

حسین بن بشار نے جب اپنے ایک رشتہ دار سے شادی کرنا چاہا تو امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں اپنے ایک رشتہ دار سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ برے اخلاق کے حامل ہیں۔

تو آپ (ع) نے جواب میں فرمایا:

لَا تُزَوِّجُهُ اِنَّ سَكَتَ سَنِيِّ الْخُلُقِ۔

اگر بد اخلاق ہے تو اس سے شادی مت کرو۔ (۲)

اور اس بات کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ انبیاء الہی، الہی سفیر اور ائمہ معصومین (ع) ہمیشہ انسانوں کو اچھے راستے کی ہدایت اور بری راہوں سے نجات دیتے رہے ہیں اور جب بھی کوئی مشکل پیش آتی ہے تو ان کے علاوہ کوئی

(۱) مکارم الاخلاق ص ۲۰۳۔

(۲) وسائل الشیوخہ ج ۲۰ ص ۸۱، مستدرک ج ۱۳ ص ۱۹۲، بحار الانوار ج ۱۰۰ ص ۲۳۳، مکارم الاخلاق ص ۲۰۳۔

اور اسے حل نہیں کر سکتا ہے چاہے وہ مشکل میں گرفتاران کے حضور میں ہو یا ان کے پُر برکت احادیث اور نورانی کلمات کے ذریعے اپنی مشکل کو حل کرے واضح ہے کہ انہی کے ذریعہ ہم کامیاب ہو سکتے ہیں اور انہی کے ذریعہ ہم اپنے اہداف کو حاصل کر سکتے ہیں۔

(ب) خاندان

بچوں کی تربیت کا منبع ان کا اپنا گھر ہوتا ہے، یہ گھر ہے جو بچوں کو سب کچھ سکھاتا ہے۔ یا یوں بیان کریں کہ یہ بچے ہیں جو گھر سے سب کچھ حاصل کرتے ہیں اگر ان کا گھر سالم ہوگا تو یہ بھی اس سے سالم نکلیں گے گویا جو کچھ گھر میں ہوتا ہے یہ اس کو اپنا لیتے ہیں حتیٰ بول چال میں بھی بچے والوں کے پیرو ہوتے ہیں جیسے اگر ان کے ماں باپ اردو بولتے ہیں تو یہ بھی اردو بولیں گے بچوں کے ماں باپ بلتی زبان بولتے ہوں گے تو بچے بھی یہی زبان اختیار کریں گے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ گھر والے بلتی زبان میں گفتگو کریں اور بچہ عربی زبان میں۔ جو زبان گھر والے استعمال کرتے ہیں بچے بھی وہی استعمال کریں گے اگر ان کے ماں باپ نمازی ہیں تو یہ بھی نمازی ہوں گے اگر گھر کا ماحول اچھا ہوگا تو یہ بھی اچھی تربیت کے حامل ہوں گے بچے ہمیشہ اس فکر اور اس خیال میں رہتے ہیں کہ ان کے والدین کن افعال کو انجام دیتے ہیں تاکہ یہ بھی ان کی تقلید کرتے ہوئے ان افعال کو انجام دیں اور یہ بچے

اپنے گھر والوں کو اپنے لئے نمونہ عمل تصور کرتے ہیں اگر خدا نخواستہ ماں باپ کے اعمال اور ان کا کردار غیر اسلامی ہو تو یہ بھی انہی کی طرح بنیں گے اس لئے کہ جو چیز ظرف کے اندر ہوتی ہے چھلکنے پر وہی باہر نکلتی ہے۔ یہ والدین پر منحصر ہے کہ وہ بچوں کو کس طرح تربیت دیتے ہیں۔

پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا:

كُلُّ مَوْلُوْنَ يُؤْتَىٰ عَلَىٰ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ
وَ يُنَصِّرَانِهِ وَ يُمَجِّسَانِهِ۔

ترجمہ:

ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت الہی پر پیدا ہوتا ہے یہ والدین ہیں جو اس کو یہودی، نصرانی اور مجوسی بناتے ہیں۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ حقیقت میں والدین ہی ان بچوں کے ذمہ دار اور مسؤل ہیں اب یہ والدین پر ہے کہ وہ بچوں کی کس طرح پرورش کرتے ہیں گھر والوں کا اور والدین کا صرف یہ کام نہیں کہ ان کی غذا اور صفائی کا خیال رکھیں بلکہ والدین کا کام ہے کہ ان کو فطرت توحید پر قائم رکھیں اور اچھی تربیت دیں اور ان کے رفتار و کردار پر کڑی نظر رکھیں۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے اولاد کے وہ حقوق جو والدین کے ذمہ

ہیں بیان کرتے ہوئے یوں فرمایا ہے۔

وَأَمَّا حَقُّكَ وَوَلَدُكَ فَتَعْلَمُ أَنَّ مِنْكَ وَمُضَافٌ
إِلَيْكَ فِي عَاجِلِ الدُّنْيَا بِخَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَأَنَّكَ
مَسْئُولٌ عَمَّا وُلِّيْتَهُ مِنْ حُسْنِ الْأَدَبِ
وَالدَّلَالَةِ عَلَيَّ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَعُونَةَ عَلَيَّ
طَاعَتِهِ فَاعْمَلْ فِي أَمْرِهِ عَمَلٌ مَنْ يَعْلَمُ
أَنََّّهُ مُثَابَّرٌ عَلَيَّ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ مُعَاقِبٌ
عَلَيَّ بِالْإِسَاءَةِ إِلَيْهِ۔

ترجمہ:

تم پر تمہاری اولاد کا حق یہ ہے کہ تم جان لو ان کا وجود تم سے ہے
اور ان کے نیک اور برے اعمال اس دنیا میں تم سے وابستہ ہیں کہ تم
عند اللہ ان کی اچھی تربیت اور ان کی اچھے راستے کی طرف راہنمائی
کے ذمہ دار ہو پس تمہارا کام اس آدمی کی طرح ہونا چاہیے کہ جو
جاننا ہو کہ ان کے لئے نیکی کرنا ثواب اور ان کے حق میں کوتاہی
کرنا گناہ ہے۔ (۱)

(۱) من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲، ص ۶۱۲، وسائل الشیوخ ج ۱۵، ص ۱۷۵، مستدرک ج ۱۱، ص ۱۶۰ ج ۱۵، ص
۱۶۸، بحار الانوار ج ۷۱، ص ۱۵، تحف العقول ص ۲۶۳، الفضائل ج ۲، ص ۵۶۸، الامالی للصدوق، ص ۳۷۱،
روح المعانی ج ۲، ص ۴۲۸، مدارم الاخلاق، ص ۳۲۱۔

والدین کے فرائض

اولاد کی صحیح تربیت کرنے میں والدین کو ذرا سی بھی سستی اور کوتاہی نہیں کرنی چاہیے جس طرح والدین اپنی خوشنہی اور سعادت کے لئے سعی اور کوشش کرتے ہیں اسی طرح انہیں اپنی اولاد کی سعادت اور خوشنہی کے لئے بھی سعی اور کوشش کرنی چاہیے یہ سعادت اور خوشنہی دنیوی ہو یا اخروی کیونکہ خداوند عالم نے اولاد کو والدین کا ایک جزء قرار دیا ہے جو ان سے الگ ہو کر وجود میں آتی ہے۔

ارشاد رب العزت ہے:

وَجَعَلُوا آلَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا لِّأَنَّ الْإِنْسَانَ
لَكَفُورٌ مُّبِينٌ (۱)

ترجمہ:

اور ان لوگوں نے اللہ کے بندوں میں سے (چھک کر) اللہ کا جزء (اولاد) بنا دیا۔ یہ انسان یقیناً کھلانا شکر ہے۔

بندوں کو اللہ کا جزء قرار دینے سے مراد اولاد ہے۔ ان لوگوں نے اللہ کے بعض بندوں کو اللہ کی اولاد قرار دیا کیونکہ اولاد باپ کا حصہ اور اس کے وجود کا ایک جزء ہوتی ہے جو اس سے الگ ہو کر وجود میں آتی ہے۔ (۲)

(۱) زخرف ۱۵۔

(۲) ترجمہ وحائیر قرآن، علامہ شیخ محمد علی عثمانی، ص ۳۸۱۔

بہر حال اگر آپ اچھا کام کرتے ہیں تو ان کو بھی اچھے کام کی طرف رغبت دلائیں
 اگر آپ نماز جماعت پڑھتے ہیں تو ان کو بھی ساتھ لیکر جائیں اگر آپ روزہ رکھتے
 ہیں تو ان کو بھی اس عبادت کا عادی بنائیں اگر ماں پردہ دار ہے تو بیٹی کو بھی پردہ دار
 بنائے اور اگر اس کے برعکس ہو جائے کہ آپ نیک کام انجام دیں آپ اہل
 نماز جماعت اور روزہ دار ہوں اور پردہ دار ہوں لیکن اپنے بچوں کو ان کاموں کی
 طرف رغبت نہ دلائیں اور نیک کاموں کی طرف ان کی ہدایت نہ کریں تو کل اس کے
 ذمہ دار والدین ہیں اگر بیٹا برے دوستوں کے ساتھ روابط رکھے، بیٹی کسی نامحرم کے
 ساتھ آنا جائارکھے، محرم اور نامحرم میں تمیز نہ رکھے تو کل یہ جہنم میں جائیں گے اور ان
 کے ساتھ ان کے والدین بھی جہنم میں جائیں گے کیونکہ انہوں نے ان کی صحیح تربیت
 نہیں کی، بیٹی جہنم میں جائے گی اور اس کے ساتھ پردہ دار ماں بھی جہنم میں جائے گی
 اس لئے کہ اس نے خود تو حجاب اور پردہ کو اہمیت دی لیکن بیٹی پر کوئی توجہ نہیں دی
 اس نے بے عفتی اور نامحرم کے ساتھ غلط روابط کو نہیں روکا قرآن کریم نے بھی اس نکتہ
 کے بارے میں صراحت کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ اگر والدین صرف اپنی اصلاح کی
 فکر میں رہیں اور اپنے بچوں کے بارے میں کوئی فکر نہ کریں تو کل اولاد کے گناہوں
 کی وجہ سے با ایمان باپ اور با ایمان ماں کو جہنم میں ڈالا دیا جائے گا کیونکہ ان کا
 فریضہ تھا کہ وہ بچوں کی سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتے۔

سورہ زمر میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَ
 أَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ
 الْمُبِينُ

ترجمہ:

گھائے میں تو یقیناً وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن خود کو اور اپنے عیال کو
 گھائے میں ڈال دیں۔ خبردار! یہی کھلا گھانا ہے۔ (۱)

اور اگر ہم نے ان کی صحیح تربیت کی اور ان کو اولاد صالح بنایا تو یہ ہمارے لئے
 باعث افتخار ہے اور ایسی اولاد صالح پر پیغمبر اسلام (ص) بھی فخر کرتے ہیں اور اس کو
 بہشت کے ایک خوبصورت پھول سے تعبیر فرماتے ہیں:

آپ (ص) نے فرمایا:

أَوْلَادُ الصَّالِحِ رِيحَانَةٌ مِنْ رِيحَانِ الْجَنَّةِ

ترجمہ:

صالح اولاد بہشت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔ (۲)

پس والدین کو چاہیے کہ ایک لحظہ کے لئے بھی اپنے بچوں کی تربیت میں کوتاہی نہ
 کریں۔ کیونکہ اسلام نے اس کام کو عبادت قرار دیا ہے پیغمبر اسلام نے ان والدین

(۱) ذمہ ۱۵۔

(۲) مستدرک، ج ۱۵، ص ۱۱۳، الجعفریات، ص ۱۸۸۔

کے لئے کہ جنہوں نے اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی ہے خدا کی رحمت اور لطف و کرم کی دعا فرمائی ہے۔

رَحِمَ اللّٰهُ وَالِدَيْنِ اَعَانَا وَوَلَدَهُمَا عَلٰى بَرِّهِمَا۔

ترجمہ:

خدا ان والدین پر رحم کرے جو اپنی اولاد کی تربیت میں مدد کرتے ہیں۔ (۱)

سب سے زیادہ اہم ذمہ داری والدین کا بچوں سے محبت کرنا ہے کیونکہ بچوں سے محبت ضروری کاموں میں سے ہے کہ جس کی طرف قرآن اور ائمہ معصومین (ع) نے اشارہ فرمایا ہے کیونکہ ہر بچے کی تربیت میں پیار اور محبت ضرور ہونا چاہئے۔ بد بخت، شریر، مجرم اور خطرناک معمولاً وہ لوگ ہوتے ہیں جو بچپن میں ماں باپ کی محبت اور پیار سے محروم رہے ہوں اور اکثر معاشرے کے اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو بچپن اور جوانی میں ماں باپ کی محبت اور پیار کے سایہ میں بڑھے ہوں اور یہ وہی لوگ ہیں جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور معاشرہ ان کے وجود پر افتخار کرتا ہے۔

ڈاکٹر ژان پیاژہ (فرانس کی یونیورسٹی میں بچوں کے تربیتی علوم کا استاد) کہتا ہے: اگر بچے کو کافی حد تک محبت ملے تو وہ ڈراونے خوابوں، اضطراب اور پریشانی سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ ڈراونے خواب دیکھنے کا سب سے مہم سبب پیار و محبت کی

(۱) مستدرک ج ۱۵ ص ۱۶۸، ج ۱۵ ص ۱۱۴، کافی ج ۶ ص ۲۸، التحدیب ج ۸ ص ۱۱۳، وسائل ج ۲۱ ص ۱۸۰، الجعفریات ص ۱۸۷۔

کی ہے (۱)

ہمیں چاہیے کہ بچوں کو اپنی محبت کے آغوش میں جگہ دیں کیونکہ ہر بچہ محبت کا پیاسا ہوتا ہے اور دوسری طرف ہمارے دینی رہبروں کی احادیث ہیں جو ہمیں بچوں سے محبت کرنے اور ان کے ساتھ مہربانی کے ساتھ پیش آنے کی تاکید کرتی ہیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْحَمُ الرَّجُلَ لِشِدَّةِ حُبِّهِ
لِوَالِدَيْهِ.

ترجمہ:

پروردگار عالم انسان پر اس کی اپنے بچوں سے شدت محبت اور دوستی کی وجہ سے رحم کرتا ہے۔ (۲)

ایک اور گفتگو میں آپ (ع) نے اشارہ فرمایا:

أَحْبُوا الصَّبِيَّاتِ وَأَرْحَمُوهُنَّ وَإِذَا وَعَدْتُمُوهُنَّ
فَفُوا لَهُنَّ فَإِنَّهُنَّ لَا يَرُونَّ إِلَّا الْإِنَّمَاءَ تَرْزُقُونَهُنَّ....

ترجمہ:

بچوں سے محبت کرو اور ان پر رحم کرو اور جب بھی ان سے وعدہ کرو تو اسے پورا کرو کیونکہ وہ تم کو اپنا رزق دینے والا سمجھتی ہیں۔ (۳)

(۱) زندگی و پرورش کو دک ڈان بیاتہ ص ۱۵۔

(۲) بحار الانوار ج ۱۰۳ ص ۹۵۔

(۳) من الاخصرہ الفقہ ج ۳ ص ۳۱۰، ۳۱۱، اصول کافی ج ۲ ص ۸۲۔

ایک اور جگہ پیغمبر اسلام (ص) سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا:
 أَحِبُّوا الصَّنِيَّاتِ وَارْحَمُوهُنَّ.

ترجمہ:

بچوں سے محبت کرو اور ان پر رحم کرو

وَكَانَ النَّبِيُّ (ص) إِذَا أَصْبَحَ مَسَّحَ عَلَى رُؤُوسِ
 وَنَدَاهُ.

رسول خدا (ص) ہر روز جب نیند سے اٹھتے تھے تو اپنے ہاتھ کو بچوں کے سر پر

پھیرتے تھے۔ (۱)

ایک اور حدیث میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ قَبِلَ وَلَدَهُ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً
 وَمَنْ فَرَّحَهُ فَرَّحَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ:

جو شخص اپنے بچہ کو بوسہ دے تو خداوند عالم ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں

لکھتا ہے اور جو بھی اپنے بچہ کو خوش کرے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن خوش

کرتا ہے۔ (۲)

(۱) وسائل ج ۵، ص ۲۶، بحار الانوار ج ۲۳، ص ۱۱۳۔

(۲) کافی ج ۶، ص ۳۹۔

اور امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

أَكْثَرُوْا مِنْ قُبْلَةِ أَوْلَادِكُمْ فَإِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ قُبْلَةٍ
دَرَجَةً

ترجمہ:

اپنے بچوں کو زیادہ بوسہ دو کیونکہ ہر بوسہ پر تمہارے لئے نیکی اور مقام
ہے۔ (۱)

(ج) ماحول

ایک اور عامل جو سب سے اہم ہے وہ ماحول ہے یعنی وہ معاشرہ جس میں انسان
زندگی گزار رہا ہے اس کی تربیت میں گہرا اثر رکھتا ہے کیونکہ انسان خود بخود اس ماحول
اور معاشرے سے متاثر ہو جاتا ہے جسے وہ صبح و شام دیکھ رہا ہے، اگر وہ ماحول اچھا ہو تو
یہ بھی اچھا ہوگا اور اگر وہ ماحول صحیح نہ ہو تو یہ بھی ایک گمراہ انسان بن سکتا ہے، البتہ
ماحول کے بنانے یا گاڑنے میں افراد کا کس قدر کردار ہے؟ یہ بحث معاشرہ شناس افراد
کا کام ہے لہذا اس سے گریز کرتے ہوئے ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ ماحول
کا کردار انسان کی تربیت میں بہت زیادہ مؤثر ہے کیونکہ انسان کے افعال اس کی فکر کا
نتیجہ ہیں اور انسان اسی ماحول کی طرز و تفکر کو اختیار کرتا ہے جہاں وہ زندگی بسر کرتا ہے۔

(۱) وسائل ج ۵، ص ۱۲۶۔

اسلام کی نگاہ میں ماحول کی اہمیت

اسلام نے بھی ماحول کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور تاکید کی ہے کہ اگر کسی نئے ماحول میں جانا چاہتے ہو تو وہاں کے بارے میں تحقیق اور تفحص کرو اور جس ماحول میں انسان رہ رہا ہے اگر وہ صحیح نہیں تو اسے چاہیے کہ اس معاشرے سے ہجرت کر جائے چنانچہ ہجرت کے بارے میں قرآن کریم میں ذکر ہے کہ جب گنہگاروں سے سوال کیا جاتا ہے کہ تم لوگوں نے زمین پر فساد کیوں پھیلایا اور خدا پر کیوں ایمان نہیں لائے تو یہ لوگ جواب دیتے ہیں کہ ہم ایسے معاشرے میں زندگی کرتے تھے کہ جہاں ہمارے پاس بقدر کافی معلومات نہیں تھیں، ہم جاہل تھے اور صحیح راستے کا علم نہیں تھا اور صحیح تحقیق نہیں کر سکے۔

قَالُوا كُنَّا مُتَضَعِّفِينَ فِي الْأَرْضِ، قَالُوا لَنْ
تُكْرَ الْأَرْضُ اللَّهُ وَاسِعَةٌ فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ
مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔

ترجمہ:

وہ کہتے ہیں: ہم اس سرزمین میں بے بس تھے۔ فرشتے کہتے ہیں: کیا اللہ کی سرزمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟ پس ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ (۱)

(۱) سورہ نساء، ۹۷۔

یہ آیت ان لوگوں کے لئے ایک حجت ہے جو دارالاسلام سے دارالکفر کی طرف

ہجرت کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو اپنے مذہب پر قائم نہیں رکھ سکتے۔ (۱)

اس آیت شریفہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں ماحول کا اور اس کے اثرات کا انسان کی تربیت میں بہت زیادہ حصہ ہے اور بہت سی روایات اور احادیث بھی ماحول اور معاشرے کی اہمیت کو بیان کرتی ہیں۔ کیونکہ انسان جس معاشرے میں زندگی بسر کرتے ہیں خواہ ناخواہ وہاں کے حالات سے متاثر ہو جاتے ہیں اور اس معاشرے کے عقائد اور بود و باش اس پر اثر کرتے ہیں اور بہر حال اس میں تبدیلی ضرور آ جاتی ہے۔ قرآن کریم نے بنی اسرائیل کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

وَجُوزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ
يَعْكُفُونَ عَلٰى أَصْنَامٍ لَهُمْ قَالُوا يَا مَوْسٰى اجْعَلْ
لَنَا آلِهَةً كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ (۲)

ترجمہ:

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار کرایا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس پہنچ گئے جو اپنے بتوں کی پوجا پاٹ میں لگے ہوئے تھے۔ کہنے لگے: اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایسا معبود بنا جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں۔ موسیٰ نے کہا: تم تو بڑی نادان قوم ہو۔

(۱) ترجمہ و حاشیہ قرآن، علامہ شیخ محمد صالح المنجد، ص ۹۷۔

(۲) اعراف ۱۳۸۔

اسی لئے اسلام نے اپنے پیروکاروں کو ان مراحل سے بچنے کے لئے غیر اسلامی ملکوں میں ہجرت کرنے اور وہاں سکونت اختیار کرنے سے منع کیا ہے تاکہ وہ اس محیط سے خراب نہ ہو جائے۔

پیغمبر خدا (ص) نے فرمایا:

الَاِتَىٰ بِرِيٍّ مِنْ كُنْ مَسْلُومٍ نَزَلَ مَعَ مُشْرِكٍ
فِي نَارِ الْحَرْبِ.

ترجمہ:

اگاہ رہو! ہر وہ مسلمان جو کسی کافر ملک میں کسی مشرک سے ملاقات کرے اور وہاں سکونت اختیار کرے میں اس سے بیزار ہوں۔ (۱)

امیر المؤمنین علیہ السلام سے اس طرح روایت ہوئی ہے:

مِنْ الْكِبَائِرِ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ عَمْدًا... وَالتَّعَرُّبُ
بَعْدَ الْهَجْرَةِ.

ترجمہ:

گناہ کبیرہ میں سے ایک مسلمان کو عمدتاً قتل کرنا ہے اور ایک گناہ کبیرہ یہ ہے کہ انسان اسلام قبول کرنے اور بلا و کفر سے مہاجر ت کے بعد کسی گمراہ اور مشرک معاشرے میں داخل ہو جائے۔ (۲)

(۱) مستدرک ج ۲، ص ۲۶۰۔

(۲) بخاری ج ۱۹، ص ۱۶۶۔

[بلاد کفر میں صرف اقامت مقصود نہیں ہے بلکہ وہاں کے عقائد اور بود و باش سے متاثر ہونا اور وہاں کے لوگوں کے ساتھ ہم رنگ ہو جانا ہے۔] (۱)

(د) اسکول اور استاد

گھر اور معاشرے کے بعد اہم ترین عوامل میں سے ایک اسکول اور استاد ہیں جو ممکن ہے انسان کی تربیت میں ایک اہم کردار ادا کریں گھر کے بعد دوسری جگہ جہاں اس کی تربیت ہوتی ہے وہ اسکول ہے ممکن ہے یہاں سے وہ بچہ انسان کامل بنے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے برعکس ہو یہ اس اسکول کے ماحول اور نظام پر موقوف ہے اسکول کے اندر دو چیزیں ایسی ہیں جو انسان کی تربیت میں مؤثر ہیں ایک ہم کلاس بچے اور دوسرا استاد۔

ہم کلاس (کلاس فیلو): اگر کسی طالب علم کا ہم کلاس اچھا ہو اور صحیح تربیت یافتہ ہو اچھے گھرانے سے تعلق رکھتا ہو تو وہ اس بچے کے لئے بہترین مددگار ثابت ہوگا وہ اپنے کلاس فیلو کو صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرے گا اور مشکل میں اس کی مدد کرے گا اور اگر اس کا ہم کلاس مؤدب طالب علم نہ ہو اچھے گھرانے سے تعلق نہ رکھتا ہو اور گمراہ ہو تو وہ اپنے کلاس فیلو کو بھی گمراہ کر دے گا اور اس کے عقائد کو بھی خراب کرے گا اور اس کو اپنے اہداف سے دور کرنے کا بھی سبب بنے گا چنانچہ والدین کو اس بات کی طرف

(۱) آشتی با نظام تربیتی اسلام، ص ۱۰۶۔

متوجہ رہنا چاہیے کہ ان کے بچے کیسے افراد کے ساتھ آمدرفت رکھتے ہیں اور کن افراد کو اپنا کلاس فیلو اور دوست بناتے ہیں۔

استاد: استاد بھی تربیت کے اہم ترین عوامل میں گنے جاتے ہیں اگر استاد اچھے، نیک اور باایمان ہوں اور اپنے فرائض کو صحیح طریقہ سے انجام دیں اور طالب علم کو ایک امانت الٰہی سمجھیں تو ممکن ہے وہ بچے جو گھر کے ماحول میں صحیح تربیت نہیں پاسکے اور وراثت کے لحاظ سے کمی رکھتے ہوں وہ اچھے انسان میں تبدیل ہو جائیں اور معاشرہ کے لئے مفید اور سعادتمند انسان بنیں۔

بچے استاد کو اپنے لئے نمونہ بناتے ہیں ان کی رفتار اور ان کے اخلاق سے متاثر ہو جاتے ہیں اور ممکن ہے وہ بچے جو اچھی تربیت کے حامل نہ ہوں لیکن اچھے استاد انہیں اچھے انسان میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

تاریخ ملل و نحل میں اس طرح کے واقعات بہت زیادہ موجود ہیں مثلاً معاویہ ابن یزید جس کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ اس کا باپ یزید قاتل حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام ہے اور اس نے ایک عمر شراب نوشی، فساد اور فحشاء میں گزاری اور اس کی ماں مشہور ترین بدکار عورتوں میں شمار ہوتی تھی اور بہر حال اس نے کیا کیا فساد اور ظلم انجام نہیں دیئے؟...

دیکھئے اس کے تربیتی مراحل کتنے خراب اور فاسد ہیں، اس کا دادا معاویہ جو فساد اور فحشاء پھیلانے میں اپنی مثال آپ ہے اس کا جد ابوسفیان جو مشہور ہے کہ ہمیشہ

رسول اکرم (ص) اور مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتا رہا۔ لیکن ان تمام مفاسد اور خاندان کے پست ہونے کے باوجود ایک ذمہ دار اور فرض شناس استاد اور ایک نیک معلم نے اسے کس طرح اس خاندان سے الگ کر دیا اور کس طرح اس کی تربیت کی کہ یزید کے مرنے کے بعد جب یہ شام جیسے فساد و برائیوں کے مرکز میں مسجد کے منبر پر گیا اور تمام لوگ اس کی بیعت کرنے کے لئے مسجد میں جمع ہوئے تو اس نے خدا اور اس کی رسول کے حمد و ثنا بجالانے کے بعد، اہلبیت پیغمبر (ص) پر درود بھیجا پھر حضرت امام علی (ع) اور ان کے خاندان کو اچھے الفاظ سے یاد کر کے (جبکہ شام میں جہاں علی (ع) کا نام لینا سخت منع اور جرم شمار ہوتا تھا) کہا: اے لوگو میرے دادا معاویہ اور میرے باپ یزید غاصب تھے۔ انھوں نے خلافت کو غصب کیا تھا اور میرے لئے یہ سخت ناگوار ہے اور میں جانتا ہوں یہ لوگ عذاب الہی میں گرفتار ہیں۔ اے لوگو خلافت، علی علیہ السلام اور ان کے فرزندان کا حق ہے۔ جاؤ حقیقی امام کو پہچانو۔ بہر حال بہت سعی و کوشش اور تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ اس کا استاد شعیبان اہل البیت (ع) میں سے تھا۔ (۱)

دیکھئے استاد کے کردار نے کس طرح خاندانی اخلاق اور رفتار کو تبدیل کیا اور اسے ایک اچھے انسان میں بدل دیا۔ پیغمبر اسلام (ص) نے بھی اسی مطلب کی

(۱) مسہولیت تربیت مجددی، ص ۳۵ (نقل از تاریخ سیاسی اسلام، ج ۱، ص ۳۵۵)۔

طرف اشارہ فرمایا ہے:

السَّعِيدُ قَدْ نَشَقِي وَالشَّقِيُّ قَدْ يَسْعُدُ -

ترجمہ:

کبھی کچھ مؤثر عموال کی وجہ سے (سعید اور صالح) شقی اور بد بخت ہو جاتا ہے

اور (شقی اور بدکار) سعید اور راہ راست پر آ جاتا ہے۔ (۱)

اور ممکن ہے ایک بچہ جس نے تمام تربیتی مراحل کو اچھے انداز میں طے کیا ہو لیکن

استاد اور مربی کے اچھا نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس کو برے راستہ کی طرف لے جائے

اور اس کو تباہ و برباد کر دے۔ اسی لئے حضرت امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

لَا عِلْمَ إِلَّا مِنَ غَالِمِ زَبَانِي.

ترجمہ:

متقی اور پرہیزگار استادوں سے ہی علم حاصل کرو۔ (۲)

استاد کا طالب علم کی نشوونما اور پرورش میں بہت زیادہ حصہ ہے نشوونما سے مراد

نشوونما جسمی نہیں ہے بلکہ یہاں نشوونما سے مراد روحی و معنوی نشوونما ہے، استاد کو

چاہیے کہ وہ ہمیشہ پروردگار کے سامنے اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور اس امانت کی صحیح

(۱) تفسیر روح البیان، ج ۱، ص ۱۰۳۔

(۲) الکافی، ج ۱، ص ۱۷، وسائل الشیخہ، ص ۲۷، ۱۹ مستدرک، ج ۱۱، ص ۲۵۸، بحار الانوار، ج ۱، ص ۱۳۸

تحف العقول، ص ۳۸۷۔

طرح حفاظت اور تربیت کرے تاکہ خدا کی رحمت اور اس کی تمام مخلوقات کی دعاؤں کا مستحق ہو۔ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مُعَلِّمُ الْخَيْرِ تَسْتَغْفِرُ لَهُ ذَوَابُّ الْأَرْضِ وَحَيَاتُ
الْبَحْرِ وَكُلُّ صَغِيرَةٍ وَكَبِيرَةٍ فِي أَرْضِ اللَّهِ
وَسَمَائِهِ.

ترجمہ:

وہ استاد جو لوگوں کو خیر اور نیکی کی طرف دعوت دیتا ہے اس کی مغفرت کے لئے تمام مخلوقات زمین، دریا کی مچھلیاں اور زمین اور آسمان میں چھوٹا بڑا موجود اللہ سے دعا کرتا ہے۔ (۱)

Presented by: <https://jafrilibrary.com>

(ھ) دوست و احباب

دوست بھی ان عوامل میں سے ہے جو انسان کی تربیت میں بہت زیادہ موثر ہے انسان اپنے بچپن سے لیکر جوانی اور بوڑھاپے تک دوست کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے انسان ذاتاً معاشرت پسند اور اجتماعی ہے۔ اسلئے دوست اس کی زندگی میں بہت زیادہ ضروری ہے جو ممکن ہے ایک اچھا دوست ہو یا ممکن ہے برا دوست ہو یہ خود انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ کس طرح کا دوست انتخاب کرتا ہے۔ اگر اچھے دوست کا انتخاب کیا تو وہ اس کی زندگی میں ہمیشہ مددگار ثابت ہوگا، ہر وقت اس کے کام آئے گا اور اس کی غیر موجودگی کو محسوس کرے گا اور ایک اچھا دوست ہونے کی وجہ سے ہمیشہ اس کے بھلائی کے بارے میں سوچے گا۔ اور اگر اس کا دوست برا ہوا تو اس پر منفی اثرات مترتب کرے گا اور اپنے غلط افکار کے ذریعے اس کو گمراہ کریگا اور وہ کبھی کسی موقع پر بھی اس کے کام نہیں آئے گا جب اس کو کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوگی تو اس کے پیچھے آئے گا لیکن جب ضرورت ختم ہو جائے گا تو اس کو بھول جائے گا۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ زندگی میں دوست کا ہونا بہت ضروری ہے۔

اس بارے میں موجود چند عربی اشعار کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

[خود انسان سے اس کے بارے میں سوال نہیں کرو بلکہ اس کے دوست کے بارے میں سوال کرو کیونکہ دوست دوست کے تابع ہوتا ہے۔ جہاں زندگی بسر کرتا ہے وہاں کے اچھے لوگوں کے ساتھ روابط رکھو اور پست افراد کے

ساتھ نشست و برخاست نہ رکھو کیونکہ ان کے ساتھ رہنا تمہاری پستی کا سبب

بناتا ہے۔ [۱]

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اچھے دوست کی اہمیت کو اس طرح بیان فرماتے

ہیں:

عَلَيْكُمْ بِالْأَحْوَانِ فَإِنَّهُمْ عُدَّةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
الْآتِسْمَعُونَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى (فَمَا لَنَا مِنْ
شَافِعِينَ وَلَا صِدِّيقٍ حَمِيمٍ).

ترجمہ:

اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ دوستی کو مضبوط کرو کیونکہ یہ لوگ دنیا و آخرت کا
ذخیرہ ہیں کیا اللہ تعالیٰ کے کلام کو نہیں سنا (اس سخت دن کے موقع پر کوئی شفیع
اور دوست اور رشتہ دار کام نہیں آئے) (۲)

(۱) شرح ایات المفنی، ج ۷، ص ۱۳۱۔

(۲) مستدرک ج ۸، ص ۳۲۳۔

☆ دوسرا حصہ ☆
تربیت، امام علی کے مکتوب کی روشنی میں

Presented by: <https://afriLibrary.com/>

کچھ خطبہ کے بارے میں!

یہ وصیت نامہ امیر المؤمنین (علیہ السلام) کے مشہور ترین وصیتوں میں سے ہے اس نورانی وصیت نامہ کو سید رضی (رح) سے پہلے چند بزرگ علماء نے بھی بیان کیا ہے ان میں سے:

- (۱) محمد بن یعقوب کلینی (متوفی ۳۲۸ ق.ہ) نے کتاب رسائل میں۔
- (۲) ابو حامد حسن بن عبد اللہ عسکری (شیخ صدوق علیہ الرحمۃ کے استاد) نے کتاب الزاجر میں۔
- (۳) احمد بن عبد ربہ مالکی (متوفی ۳۲۸ ق.ہ) نے کتاب عقائد الفراند میں جس کو دو حصوں میں دو عنوان کے تحت باب (ہو اعظۃ الابیاء لابناء) میں بیان کیا ہے:
- پہلا حصہ: حصہ سوم میں صفحہ ۵۵ تحت عنوان (و کتب علی بن ابی طالب الی ولدہ الحسن)
- دوسرا حصہ: صفحہ ۱۵۶ تحت عنوان (و کتب الی ولدہ محمد بن حنفیہ)
- (۴) شیخ صدوق (متوفی ۳۸۱ ق.ہ) نے اس کے کچھ حصہ کو دو مورد میں کتاب من لا یخضرہ الفقہیہ: حصہ سوم صفحہ ۳۶۲ اور حصہ چہارم میں صفحہ ۲۷۵۔
- (۵) ابن شعبہ حرانی (چوتھی صدی کے عالم) نے اس وصیت کو کتاب تحف العقول عن آل الرسول صفحہ ۶۸ میں تحت عنوان (کتابہ الی ابنہ الحسن علیہ السلام) نقل کیا ہے۔ (۱)

(۱) رک مصادرتج البلاغہ، ج ۳، ص ۲۰۷۔

اور اس نورانی وصیت نامہ پر بہت سے شرح لکھی گئیں ہیں: (پہ سوی مدینہ فاضلہ) جو اس وصیت نامہ کی شرح ہے اس میں شروع کی تعداد اس طرح ہے:

(۱) الاخلاق النفسية فى شرح خطبة الوصية.

(۲) منشور الأدب الالہی: مؤلف: مولانا محمد صالح فرزند حاج محمد باقر غنی قزوینی جو شیخ حر عاملی کے ہم عصر تھے۔

(۳) نظم وصية امير المؤمنين لولده الحسن. مؤلف: ضیائی مرندی، انہوں نے اس وصیت نامہ کو فارسی اشعار میں لکھا ہے۔

(۴) هدية الامم ومجلة الآداب والحکم، مؤلف حاج محمد صادق غازی تبریزی۔

(۵) علی والاسلام التربوية فى شرح الوصية. مؤلف: سید حسن قباچی نجفی۔

(۶) خورشید روشن: مؤلف آقا محمد علی انصاری قمی۔

(۷) الدر البهية فى ترجمة الوصية۔

(۸) عبدالزہراء خطیب سے نقل کیا ہے کہ بحر العلوم کے استاد مرحوم سید حسن بن

ابراہیم قزوینی (متوفی ۱۰۲۸ھ) نے اس وصیت نامہ کو فارسی نظم میں لکھا ہے۔ (۱)

(۱) تعلیم و تربیت در سطح ابلاغہ، ص ۱۳۸۔

وَمِنْ وَصِيَّةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

كَتَبَهَا إِلَيْهِ بِحَاضِرِينَ عِنْدَ أَنْصَرِافِهِ

مِنْ صَفِينٍ.

﴿ ١ ﴾ مِنْ الْوَالِدِ الْقَانِ الْمُقِرِّ لِلزَّمَانِ الْمُذْبِرِ الْعُمَرِ الْمُسْتَسْلِمِ لِلدُّنْيَا
السَّاكِنِ مَسَاكِينَ الْمَوْتَى وَالظَّاعِنِ عَنْهَا غَدًا إِلَى الْمَوْلُودِ الْمُؤَمَّلِ مَا لَا
يُذْرِكُ السَّالِكِ سَبِيلَ مَنْ قَدْ هَلَكَ غَرَضِ الْأَسْقَامِ وَرَهِينَةِ الْأَيَّامِ وَ
رَمِيَّةِ الْمَصَائِبِ وَعَبْدِ الدُّنْيَا وَتَاجِرِ الْغُرُورِ وَغَرِيمِ الْمَنَائَا وَأَسِيرِ
الْمَوْتِ وَحَلِيفِ الْهَمُومِ وَقَرِينِ الْأَخْزَانِ وَنُصْبِ الْآفَاتِ وَصَرِيحِ
الشَّهَوَاتِ وَخَلِيفَةِ الْأَمْوَاتِ.

آپؑ کا وصیت نامہ

﴿جسے امام حسنؑ کے نام صفین سے واپسی پر مقام حاضرین میں تحریر فرمایا ہے﴾

پرورش کرنے والا باپ

(۱) یہ وصیت ایک ایسے باپ کی ہے جو فنا ہونے والا اور زمانہ کے تصرفات کا اقرار کرنے والا ہے جس کی عمر خاتمہ کے قریب ہے اور وہ دنیا کے مصائب کے سامنے سہرا نداشت ہے۔ مرنے والوں کی ہستی میں مقیم ہے اور کل یہاں سے کوچ کرنے والا ہے۔

اس فرزند کے نام جو دنیا میں وہ امیدیں رکھے ہوئے ہے جو حاصل ہونے والی نہیں ہیں اور ہلاک ہو جانے والوں کے راستہ پر گامزن ہے، بیماریوں کا نشانہ اور روزگار کے ہاتھوں گروی ہے۔ مصائب زمانہ کا ہدف اور دنیا کا پابند ہے۔ اس کی فریب کاریوں کا تاجر اور موت کا قرضدار ہے۔ اجل کا قیدی اور رنج و غم کا ساتھی مصیبتوں کا ہم نشین ہے اور آفتوں کا نشانہ، خواہشات کا مارا ہوا ہے اور مرنے والوں کا جانشین۔

﴿٢﴾ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ فِيمَا تَبَيَّنْتُ مِنْ إِذْبَارِ الدُّنْيَا عَنِّي وَ جُجُوحِ الدَّهْرِ
 عَلَيَّ وَ إِقْبَالِ الآخِرَةِ إِلَيَّ مَا يَزَعُنِي عَن ذِكْرِ مَنْ سِوَايَ وَ الإِهْتِمَامِ بِمَا
 وَرَائِي غَيْرَ أَنِّي حَيْثُ تَفَرَّدَ بِي دُونَ هُمُومِ النَّاسِ هَمُّ نَفْسِي فَصَدَفَنِي رَأْيِي
 وَ صَرَفَنِي عَن هَوَايَ وَ صَرَخَ لِي مَخْضُ أَمْرِي فَأَقْضَى بِي إِلَى جِدِّ لَأَ
 يَكُونَ فِيهِ لَعِبٌ وَ صِدْقٌ لَأَ يَشُوبُهُ كِذْبٌ وَ وَجَدْتُكَ بَعْضِي بَلْ
 وَجَدْتُكَ كُلِّي حَتَّى كَانَ شَيْئاً لَوْ أَصَابَكَ أَصَابِي وَ كَانَ الْمَوْتَ لَوْ أَتَاكَ
 أَتَانِي فَعَنَانِي مِنْ أَمْرِكَ مَا يَغْنِينِي مِنْ أَمْرِ نَفْسِي فَكَتَبْتُ إِلَيْكَ كِتَابِي
 مُسْتَظْهِراً بِهِ إِنْ أَنَا بِقِيَّتِكَ لَكَ أَوْ فَنَيْتُ.

﴿٣﴾ فَإِنِّي أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ أَيُّ بُنْيٍ وَ لُزُومِ أَمْرِهِ وَ عِمَارَةِ
 قَلْبِكَ بِذِكْرِهِ وَ الإِعْتِصَامِ بِحَبْلِهِ وَ أَيُّ سَبَبٍ أَوْثَقٌ مِنْ سَبَبِ بَيْنِكَ وَ
 بَيْنَ اللَّهِ إِنْ أَنْتَ أَخَذْتَ بِهِ.

ترہیت کی ضرورت

(۲) اما بعد! میرے لئے دنیا کے منہ پھیر لینے۔ زمانہ کے ظلم و زیادتی کرنے اور آخرت کے میری طرف آنے کی وجہ سے جن باتوں کا انکشاف ہو گیا ہے انہوں نے مجھے دوسروں کے ذکر اور اغیار کے اندیشہ سے روک دیا ہے۔ مگر جب میں تمام لوگوں کی فکر سے الگ ہو کر اپنی فکر میں پڑا تو میری رائے نے مجھے خواہشات سے روک دیا اور مجھ پر واقعی حقیقت منکشف ہو گئی جس نے مجھے اس محنت و مشقت تک پہنچا دیا جس میں کسی طرح کا کیل نہیں ہے اور اس صداقت تک پہنچا دیا جس میں کسی طرح کی غلط بیانی نہیں ہے۔ میں نے تم کو اپنا ہی ایک حصہ پایا بلکہ تم کو اپنا سراپا وجود سمجھا کہ تمہاری تکلیف میری تکلیف ہے اور تمہاری موت میری موت ہے اس لئے مجھے تمہارے معاملات کی اتنی ہی فکر ہے جتنی اپنے معاملات کی ہوتی ہے اور اسی لئے میں نے یہ تحریر لکھ دی ہے جس کے ذریعے تمہاری امداد کرنا چاہتا ہوں چاہے میں زندہ رہوں یا مر جاؤں۔

تقویٰ، ترہیت کی ضمانت

(۳) فرزند! میں تم کو خوف خدا اور اس کے احکام کی پابندی کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے دل کو اس کی یاد سے آباد رکھنا اور اس کی رہنمائی کی ہدایت سے وابستہ رہنا کہ اس سے زیادہ مستحکم کوئی رشتہ تمہارے اور خدا کے درمیان نہیں ہے۔

﴿٤﴾ أَخِي قَلْبِكَ بِالْمَوْعِظَةِ وَ أَمْتُهُ بِالزُّهَادَةِ وَ قَوِّهِ بِالسُّبْقَيْنِ وَ نَوِّزُهُ
بِالْحِكْمَةِ وَ ذَلِّلْهُ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَ قَرِّزْهُ بِالْفَنَاءِ وَ بَصِّرْهُ فَجَائِعَ الدُّنْيَا وَ
حَذِّرْهُ صَوْلَةَ الدُّهْرِ وَ فُحْشَ تَقَلُّبِ اللَّيَالِي وَ الْآيَامِ وَ اعْرِضْ عَلَيْهِ
أَخْبَارَ الْمَاضِينَ وَ ذَكِّرْهُ بِمَا أَصَابَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ سِرِّ فِي
دِيَارِهِمْ وَ آثَارِهِمْ فَانظُرْ فِيمَا فَعَلُوا وَ عَمَّا انْتَقَلُوا وَ أَيْنَ حَلُّوا وَ نَزَلُوا
فَإِنَّكَ تَجِدُهُمْ قَدِ انْتَقَلُوا عَنِ الْأَحْبَةِ وَ حَلُّوا دِيَارَ الْغُرَبَةِ وَ كَانَتْكَ عَنْ
قَلِيلٍ قَدْ صِرْتَ كَأَحَدِهِمْ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٥﴾ فَأَصْلِحْ مَثْوَاكَ وَ لَا تَبِعْ آخِرَتَكَ بِدُنْيَاكَ.

تربیت میں موعظہ کی اہمیت

(۴) اپنے دل کو موعظہ سے زندہ رکھنا اور اس کے خواہشات کو زہد سے مردہ بنا دینا۔ اسے یقین کے ذریعہ قوی رکھنا اور حکمت کے ذریعہ نورانی رکھنا۔ ذکر موت کے ذریعہ رام کرنا اور فنا کے ذریعہ قابو میں رکھنا۔ دنیا کے حوادث سے آگاہ رکھنا اور زمانہ کے حملہ اور لیل و نہار کے تصرفات سے ہوشیار رکھنا۔ اس پر گذشتہ لوگوں کے اخبار کو پیش کرتے رہنا اور پہلے والوں پر پڑنے والے مصائب کو یاد لاتے رہنا۔ ان کے دیار و آثار میں سرگرم سفر رہنا اور یہ دیکھتے رہنا کہ انھوں نے کیا کیا ہے اور کہاں سے کہاں چلے گئے ہیں۔ کہاں وارد ہوئے ہیں اور کہاں ڈیرہ ڈالا ہے۔ پھر تم دیکھو گے کہ وہ احباب کی دنیا سے منتقل ہو گئے ہیں اور دیار غربت میں وارد ہو گئے ہیں اور گویا کہ عنقریب تم بھی انھیں میں شامل ہو جاؤ گے۔

(۵) لہذا اپنی منزل کو ٹھیک کر لو اور خبردار آخرت کو دنیا کے عوض فروخت نہ کرنا۔

﴿٦﴾ وَ دَعِ الْقَوْلَ فِيمَا لَا تَعْرِفُ وَ الْحِطَابَ فِيمَا لَمْ تُكَلِّفْ وَ
أَمْسِكْ عَنِ طَرِيقٍ إِذَا خِفْتَ ضَلَالَتَهُ فَإِنَّ الْكُفَّ عِنْدَ خَيْرَةِ الضَّلَالِ خَيْرٌ
مِنْ رُكُوبِ الْأَهْوَالِ.

﴿٧﴾ وَ أَمُرْ بِالْمَعْرُوفِ تَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ وَ أَنْكِرِ الْمُنْكَرَ بِسَيْدِكَ وَ
لِسَانِكَ وَ بَابِئِنَّ مَنْ نَعَى جُهِدَكَ وَ جَاهِدْ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَ لَا
تَأْخُذَكَ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَأِيمٍ.

﴿٨﴾ وَ خُضِ الْعَمْرَاتِ لِلْحَقِّ حَيْثُ كَانَ وَ تَفَقَّهُ فِي الدِّينِ.

﴿٩﴾ وَ عَوِّذْ نَفْسَكَ التَّصَبُّرَ عَلَى الْمَكْرُوهِ وَ نِعَمَ الْخُلُقِ التَّصَبُّرُ فِي
الْحَقِّ!.

نہیں جانتے! نہ کہو! حیران ہو: ٹھر جاؤ!

(۶) جن باتوں کو نہیں جانتے ہوں ان کے بارے میں بات نہ کرنا اور جن کے مکلف نہیں ہوں ان کے بارے میں گفتگو نہ کرنا۔ جس راستہ میں گمراہی کا خوف ہو ادھر قدم آگے نہ بڑھانا کہ گمراہی کے تھیر سے پہلے ٹھہر جانا ہولناک مرحلوں میں وارد ہو جانے سے بہتر ہے۔

تربیت کیلئے راہ ہموار کرنا اور اس تک پہنچنے کا حل ڈھونڈنا

(۷) نیکوں کا حکم دیتے رہنا تاکہ اس کے اہل میں شمار ہو اور برائیوں سے اپنے ہاتھ اور زبان کی حفاظت سے منع کرتے رہنا اور برائی کرنے والوں سے اپنے امکان بھر دور رہنا۔ راہ خدا میں جہاد کا حق ادا کر دینا اور خبردار اس راہ میں کسی کی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا۔

(۸) حق کی خاطر جہاں بھی ہونختیوں میں کود پڑنا اور دین کا علم حاصل کرنا۔

زیور اخلاق سے راستہ ہونا

(۹) اپنے نفس کو ناخوشگوار حالات میں صبر کا عادی بنا دینا اور یاد رکھنا کہ بہترین اخلاق حق کی راہ میں صبر کرنا ہے۔

﴿١٠﴾ وَالْجُمُؤُ نَفْسَكَ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا إِلَى إِلٰهِكَ فَإِنَّكَ تُلْجِئُهَا إِلَى
كَهْفِ حَرِيرٍ وَمَانِعِ عَزِيزٍ وَأَخْلَصِ فِي الْمَسْأَلَةِ لِرَبِّكَ فَإِنَّ بِيَدِهِ الْعَطَاءَ وَالْ
الْحِزْمَانَ.

﴿١١﴾ وَأَكْثِرِ الْإِسْتِخَارَةَ.

﴿١٢﴾ وَتَفَهَّمْ وَصِيَّتِي وَ لَا تَذْهَبَنَّ عَنْكَ صَفْحًا فَإِنَّ خَيْرَ الْقَوْلِ مَا
نَفَعَ وَ اعْلَمْ أَنَّهُ لَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ لَا يُنْتَفَعُ بِعِلْمٍ لَا يَحِقُّ تَعَلُّمُهُ.

تربیت میں امن و پناہ کا مقام

(۱۰) اپنے تمام امور میں پروردگار کی طرف رجوع کرنا کہ اس طرح ایک محفوظ ترین پناہ گاہ کا سہارا لوگے اور بہترین محافظ کی پناہ میں رہو گے۔ پروردگار سے سوال کرنے میں مخلص رہنا کہ عطا کرنا اور محروم کر دینا اسی کے ہاتھ میں ہے۔

تربیت میں نیکی کی طرف ہدایت کرنے کا کردار

(۱۱) زیادہ سے زیادہ اپنے اللہ سے بھلائی کے طالب ہو۔

پرورش کرنے والے اور اس کے دستور کو غور سے سننا

(۱۲) اور میری وصیت پر غور کرتے رہنا۔ اس سے پہلو بچا کر گذر نہ جانا کہ بہترین کلام وہی ہے جو فائدہ مند ہو اور یاد رکھو کہ جس علم میں فائدہ نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے اور جو علم سیکھنے کے لائق نہ ہو اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔

﴿١٣﴾ أَيُّ بُنَىٰ إِيَّيْ لَمَّا رَأَيْتُنِي قَدْ بَلَغْتُ سِنًا وَرَأَيْتُنِي أَرْزَادُ وَهِنًا
 بَادَرْتُ بِوَصِيَّتِي إِلَيْكَ وَ أَوْرَدْتُ خِصَالًا مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يَعْجَلَ بِي أَجَلِي
 دُونَ أَنْ أَفْضِيَ إِلَيْكَ بِمَا فِي نَفْسِي أَوْ أَنْ أَنْقَصَ فِي رَأْيِي كَمَا نَقَصْتُ فِي
 جِسْمِي أَوْ يَسْبِقُنِي إِلَيْكَ بَعْضُ غَلَبَاتِ الْهَوَىٰ وَ فِتَنِ الدُّنْيَا فَتَكُونَ
 كَالصَّغْبِ النَّفُورِ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿١٤﴾ وَ إِنَّمَا قَلْبُ الْحَدِيثِ كَالْأَرْضِ الْخَالِيَةِ مَا أَلَىٰ فِيهَا مِنْ شَيْءٍ
 قَبْلَتْهُ فَبَادَرْتُكَ بِالْأَدَبِ قَبْلَ أَنْ يَغْسُوَ قَلْبُكَ وَ يَشْتَغِلَ لُبُّكَ لِتَسْتَقْبَلَ
 بِحِدِّ رَأْيِكَ مِنَ الْأَمْرِ مَا قَدْ كَفَاكَ أَهْلُ السَّجَارِبِ بُغْيَتَهُ وَ تَجَرِبَتَهُ
 فَتَكُونَ قَدْ كَفَيْتَ مَثُونَةَ الطَّلَبِ وَ عَوْفِيَّتَ مِنْ عِلَاجِ التَّجْرِبَةِ فَاتَاكَ مِنْ
 ذَلِكَ مَا قَدْ كُنَّا نَأْتِيهِ وَ اسْتَبَانَ لَكَ مَا رُبَّمَا أَظْلَمَ عَلَيْنَا مِنْهُ.

ترہیت میں تاخیر! نفسیاتی بیماریوں کا سبب بنتی ہے

(۱۳) فرزند! میں نے دیکھا اب میرا سن بہت زیادہ ہو چکا ہے اور مسلسل کمزور ہوتا جا رہا ہوں لہذا میں نے فوراً یہ وصیت لکھ دی اور ان مضامین کو درج کر دیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے دل کی بات تمہارے حوالہ کرنے سے پہلے مجھے موت آجائے یا جسم کے نقص کی طرح رائے کو کمزور تھوڑا کیا جانے لگے یا وصیت سے پہلے ہی خواہشات کے غلبے اور دنیا کے فتنے تم تک نہ پہنچ جائیں۔ اور تمہارا حال بھڑک اٹھنے والے اونٹ جیسا ہو جائے۔

معلم اور والدین کی ذمہ داری

(۱۴) یقیناً نوجوان کا دل ایک خالی زمین کی طرح ہوتا ہے کہ جو چیز اس میں ڈال دی جائے اسے قبول کر لیتا ہے لہذا میں نے چاہا کہ تمہیں دل کے سخت ہونے اور عقل کے مشغول ہو جانے سے پہلے وصیت کر دوں تاکہ تم سنجیدہ فکر کے ساتھ اس امر کو قبول کر لو جس کی تلاش اور جس کے تجربہ کی زحمت سے تمہیں تجربہ کار لوگوں نے پچالیا ہے۔ اب تمہاری طلب کی زحمت ختم ہو چکی ہے اور تمہیں تجربہ کی مشکل سے نجات مل چکی ہے۔ تمہارے پاس وہ حقائق از خود آگئے ہیں جن کو ہم تلاش کیا کرتے تھے اور تمہارے لئے وہ تمام باتیں واضح ہو چکی ہیں جو ہمارے لئے مبہم تھیں۔

﴿١٥﴾ أَيُّ بَنِي إِيٍّ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ عُمُرْتُ عُمَرَ مِنْ كَانَ قَبْلِي فَقَدْ نَظَرْتُ
 فِي أَعْمَالِهِمْ وَفَكَّرْتُ فِي أَخْبَارِهِمْ وَسِرَّتُ فِي آثَارِهِمْ حَتَّى عُدْتُ
 كَأَحَدِهِمْ بَلْ كَأَنِّي بِمَا انْتَهَى إِلَيَّ مِنْ أُمُورِهِمْ قَدْ عُمُرْتُ مَعَ أَوْلِهِمْ إِلَى
 آخِرِهِمْ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿١٦﴾ فَعَرَفْتُ صَفْوَ ذَلِكَ مِنْ كَدَرِهِ وَنَفْعَهُ مِنْ ضَرَرِهِ
 فَاسْتَخَلَصْتُ لَكَ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ نَجِيهَهُ وَتَوَخَّيْتُ لَكَ جَمِيهَهُ وَصَرَفْتُ
 عَنْكَ بَجْهُولَهُ وَرَأَيْتُ حَيْثُ عَنَانِي مِنْ أَمْرِكَ مَا يَعْنِي الْوَالِدَ الشَّقِيْقَ وَ
 أَجْمَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَبِكَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ وَ أَنْتَ مُقْبِلُ الْعُمُرِ وَ مُفْتَبِلُ
 الدَّهْرِ ذُو نِيَّةٍ سَلِيْمَةٍ وَ نَفْسٍ صَافِيَةٍ.

مفکر اور تاریخ بین معلم

(۱۵) فرزند! اگرچہ میں نے اتنی عمر نہیں پائی جتنی اگلے لوگوں کی ہو کر تھی لیکن میں نے ان کے اعمال میں غور کیا ہے اور ان کے اخبار میں فکر کی ہے اور ان کے آثار میں سیر و سیاحت کی ہے یہاں تک کہ گویا میں بھی انہی میں کا ایک ہو چکا ہوں۔ بلکہ ان سب کے حالات و معلومات جو مجھ تک پہنچ گئے ہیں ان کی وجہ سے ایسا ہے کہ گویا میں نے ان کے اوّل سے لے کر آخر تک کے ساتھ زندگی گزاری ہے۔

تمہارے لئے!

(۱۶) اور میں صاف اور گندہ کو خوب پہچانتا ہوں۔ نفع و ضرر میں امتیاز رکھتا ہوں۔ میں نے ہر امر کو چھان پھٹک کر اس کا خالص نکال لیا ہے اور بہترین تلاش کر لیا ہے اور بے معنی چیزوں کو تم سے دور کر دیا ہے اور یہ چاہا ہے کہ تمہیں اسی وقت ادب کی تعلیم دے دوں جب کہ تم عمر کے ابتدائی حصہ میں ہو اور زمانہ کے حالات کا سامنا کر رہے ہو۔ تمہاری نیت سالم ہے اور نفس صاف و پاکیزہ ہے اسلئے کہ مجھے تمہارے بارے میں اتنی ہی فکر ہے جتنی ایک مہربان باپ کو اپنی اولاد کی ہوتی ہے۔

﴿١٧﴾ وَ أَنْ أُبَدِّلَكَ بِتَعْلِيمِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَأْوِيلِهِ وَ شَرَائِعِ
الْإِسْلَامِ وَ أَحْكَامِهِ وَ حَلَالِهِ وَ حَرَامِهِ لَا أُجَاوِزُ ذَلِكَ بِكَ إِلَى غَيْرِهِ ثُمَّ
أَشْفَقْتُ أَنْ يَلْتَبَسَ عَلَيْكَ مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيهِ مِنْ أَهْوَائِهِمْ وَ آرَائِهِمْ
مِثْلَ الَّذِي التَّبَسَّ عَلَيْهِمْ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿١٨﴾ فَكَانَ إِحْكَامُ ذَلِكَ عَلَى مَا كَرِهْتُ مِنْ تَنْبِيهِكَ لَهُ أَحَبَّ إِلَيَّ
مِنْ إِسْلَامِكَ إِلَيَّ أَمْرٌ لَا أَمْنُ عَلَيْكَ بِهِ الْهَلَكَةُ وَ رَجَوْتُ أَنْ يُوقِّفَكَ
اللَّهُ فِيهِ لِرُشْدِكَ وَ أَنْ يَهْدِيكَ لِقُضْدِكَ فَعَهَدْتُ إِلَيْكَ وَصِيَّتِي هَذِهِ.

ترہیت میں تاریخ کا کردار

نوجوان کی تعلیم میں قرآن سے آشنائی کو اولیت دینا

(۱۷) اب میں اپنی تربیت کا آغاز کتاب خدا اور اس کی تاویل۔ قوانین اسلام اور اس کے احکام حلال و حرام سے کر رہا ہوں اور تمہیں چھوڑ کر دوسرے کی طرف نہیں جانا۔ پھر مجھے یہ خوف بھی ہے کہ کہیں لوگوں کے عقائد و افکار و خواہشات کا اختلاف تمہارے لئے اسی طرح مشتبہ نہ ہو جائے جس طرح ان لوگوں کے لئے ہو گیا ہے۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

(۱۸) لہذا ان کا مستحکم کر دینا میری نظر میں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہیں ایسے حالات کے حوالے کر دوں جن میں ہلاکت سے محفوظ رہنے کا اطمینان نہیں ہے۔ اگرچہ مجھے یہ تعلیم دیتے ہوئے اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ پروردگار تمہیں نیکی کی توفیق دے گا اور سیدھے راستہ کی ہدایت عطا کرے گا۔ اسی بنیاد پر یہ وصیت نامہ لکھ دیا ہے۔

﴿١٩﴾ وَاعْلَمَ يَا بَنِيَّ

أَنَّ أَحَبَّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِهِ إِلَيَّ مِنْ وَصِيَّتِي تَقْوَى اللَّهِ

وَ الْإِقْتِسَارُ عَلَى مَا فَرَضَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ

وَ الْأَخْذُ بِمَا مَضَى عَلَيْهِ الْأَوْلُونَ مِنْ آبَائِكَ وَ الصَّالِحُونَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ

فِيَانِهِمْ لَمْ يَدْعُوا أَنْ نَنْظُرُوا لِأَنْفُسِهِمْ كَمَا أَنْتَ نَاطِرٌ وَ فَكَّرُوا كَمَا أَنْتَ مُفَكِّرٌ

ثُمَّ رَدَّهُمْ آخِرُ ذَلِكَ إِلَى الْأَخْذِ بِمَا عَرَفُوا وَ الْإِمْسَاكِ عَمَّا لَمْ يُكَلَّفُوا.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٢٠﴾ فَإِنْ أَبَتْ نَفْسُكَ أَنْ تَقْبَلَ ذَلِكَ دُونَ أَنْ تَعْلَمَ كَمَا عَلِمُوا

فَلْيَكُنْ طَلَبَكَ ذَلِكَ بِتَفْهِيمٍ وَ تَعْلَمُ لَا بِتَوَرُّطِ الشُّبُهَاتِ وَ عَلَقِ

الْخُصُومَاتِ.

اہم ترین اصل تربیت

(۱۹) فرزند! یاد رکھو کہ میری بہترین وصیت جسے تمہیں اخذ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ تقویٰ الہی اختیار کرو اور اس کے فرائض پر اکتفا کرو اور وہ تمام طریقے جن پر تمہارے باپ دادا اور تمہارے گھرانے کے نیک کردار افراد چلتے رہے ہیں انہیں پر چلتے رہو کہ انہوں نے اپنے بارے میں کسی ایسی فکر کو نظر انداز نہیں کیا جو تمہاری نظر میں ہے اور کسی خیال کو فرو گذاشت نہیں کیا اور اس فکر و نظر نے ہی انہیں اس نتیجے تک پہنچایا ہے کہ معروف چیزوں کو حاصل کر لیں اور لایعنی چیزوں سے پرہیز کریں۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com>

عداوتوں اور خطاؤں سے پرہیز کرو

(۲۰) اب اگر تمہارا نفس ان چیزوں کو بغیر جانے پہچانے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تو پھر اس کی تحقیق باقاعدہ علم و فہم کے ساتھ ہونی چاہئے اور شبہات میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے اور نہ جھگڑوں کا شکار ہونا چاہئے۔

﴿٢١﴾ وَ اَبْدًا قَبْلَ نَظْرِكَ فِي ذَلِكَ بِالِاسْتِعَانَةِ بِاِهْكَ وَ الرَّغْبَةِ اِلَيْهِ
فِي تَوْفِيقِكَ وَ تَرْكِ كُلِّ شَائِبَةٍ اَوْ لِحْثِكَ فِي شُبُهَةٍ اَوْ اَسْلَمْتِكَ اِلَى
ضَلَالَةٍ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٢٢﴾ فَإِنْ أَيْقَنْتَ أَنْ قَدْ صَفَا قَلْبُكَ فَخَشِعْ وَ تَمَّ رَأْيُكَ فَاجْتَمِعْ وَ
كَانَ هُمُكَ فِي ذَلِكَ هَمًّا وَ اِحْدًا فَانظُرْ فِيمَا فَسَّرْتُ لَكَ وَ اِنْ لَمْ يَجْتَمِعْ
لَكَ مَا تُحِبُّ مِنْ نَفْسِكَ وَ فَرَاغِ نَظْرِكَ وَ فِكْرِكَ فَاعْلَمْ أَنَّكَ اِنَّمَا تَخْبِطُ
الْعَشْوَاءَ وَ تَتَوَرَّطُ الظُّلْمَاءَ وَ لَيْسَ طَالِبُ الدِّينِ مِنْ حَبِطٍ اَوْ خَلَطٍ وَ
الْاِمْسَاكُ عَنِ ذَلِكَ اَمْتَلُ.

خدا سے مدد طلب کرنا۔ تربیت کیلئے اہم شیء ہے

(۲۱) اور ان مسائل میں نظر کرنے سے پہلے اپنے پروردگار سے مدد طلب کرو اور توفیق کے لئے اس کی طرف توجہ کرو اور ہر اس شائبہ کو چھوڑ دو جو کسی شبہ میں ڈال دے یا کسی گمراہی کے حوالے کر دے۔

تربیت کو قبول کرنے کیلئے روحی آمادگی

(۲۲) پھر اگر تمہیں اطمینان ہو جائے کہ تمہارا دل صاف اور خاشع ہو گیا ہے اور تمہاری رائے تام و کامل ہو گئی ہے اور تمہارے پاس صرف یہی ایک فکر رہ گئی ہے تو جن باتوں کو میں نے واضح کیا ہے ان میں غور و فکر کرنا اور نہ اگر حسب منشاء فکر و نظر کا فراغ حاصل نہیں ہوا ہے تو یاد رکھو کہ اس طرح صرف شبکو اونٹنی کی طرح ہاتھ پیر مارتے رہو گے اور اندھیرے میں بھٹکتے رہو گے اور دین کا طلبگار وہ نہیں ہے جو اندھیروں میں ہاتھ پاؤں مارے اور باتوں کو مخلوط کر دے۔ اس سے تو ٹھہر جانا ہی بہتر ہے۔

﴿٢٣﴾ فَتَفَهَّمْ يَا بُنَيَّ وَصِيَّتِي وَاعْلَمْ أَنَّ مَالِكَ الْمَوْتِ هُوَ مَالِكُ
الْحَيَاةِ وَأَنَّ الْخَالِقَ هُوَ الْمَمِيْتُ وَأَنَّ الْمُقِنِّي هُوَ الْمُعِيدُ وَأَنَّ الْمُتَبَتَّلِي هُوَ
الْمُعَافِي وَأَنَّ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ لِيَسْتَقَرَّ إِلَّا عَلَى مَا جَعَلَهَا اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ النِّعْمَاءِ
وَ الْإِبْتِلَاءِ وَ الْجَزَاءِ فِي الْمَعَادِ أَوْ مَا شَاءَ مِمَّا لَا تَعْلَمُ.

﴿٢٤﴾ فَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَاجْمِلْهُ عَلَى جِهَاتِكَ
فَإِنَّكَ أَوَّلُ مَا خُلِقْتَ بِهِ جَاهِلًا ثُمَّ عَلَّمْتَ وَ مَا أَكْثَرَ مَا تَجْهَلُ مِنَ الْأَمْرِ
وَ يَتَحَيَّرُ فِيهِ رَأْيُكَ وَ يَضِلُّ فِيهِ بَصَرُكَ ثُمَّ تُبْصِرُهُ بَعْدَ ذَلِكَ.

﴿٢٥﴾ فَاعْتَصِمِ بِالَّذِي خَلَقَكَ وَ رَزَقَكَ وَ سَوَّأَكَ وَ لِيَكُنْ لَهُ
تَعْبُدُكَ وَ إِلَيْهِ رَغْبَتُكَ وَ مِنْهُ شَفَقَتُكَ.

جوانوں میں خدائی سوچ پیدا کرنا

(۲۳) فرزند! میری وصیت کو سمجھو اور یہ جان لو کہ جو موت کا مالک ہے وہی زندگی کا مالک ہے اور جو خالق ہے وہی موت دینے والا ہے اور جو فنا کرنے والا ہے وہی دوبارہ واپس لانے والا ہے اور جو مبتلا کرنے والا ہے وہی عافیت دینے والا ہے اور یہ دنیا اسی حالت میں مستقر رہ سکتی ہے جس میں مالک نے قرار دیا ہے یعنی نعمت، آزمائش، آخرت کی جزایا وہ بات جو تم نہیں جانتے ہو۔

تربیت میں بحیثیت موعظ کی پیش بینی

(۲۴) اب اگر اس میں سے کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اسے اپنی جہالت پر محمول کرنا کہ تم ابتدا میں جب پیدا ہوئے ہو تو جاہل ہی پیدا ہوئے ہو۔ بعد میں علم حاصل کیا ہے اور اسی بنا پر مجہولات کی تعداد کثیر ہے جس میں انسانی رائے متحیر رہ جاتی ہے اور نگاہ بہک جاتی ہے اور بعد میں صحیح حقیقت نظر آتی ہے۔

(۲۵) لہذا اس مالک سے وابستہ رہو جس نے پیدا کیا ہے۔ روزی دی ہے اور معتدل بنایا ہے۔ اسی کی عبادت کرو، اسی کی طرف توجہ کرو اور اسی سے ڈرتے رہو۔

﴿٢٦﴾ وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ أَنْ أَحَدًا لَمْ يُنْبِئْ عَنِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ كَمَا أَنْبَأَ عَنْهُ
الرُّسُولُ ص فَارْضُ بِهِ رَأْدًا وَإِلَى النُّجَاةِ قَائِدًا فَإِنِّي لَمْ أَلِكْ نَصِيحَةً وَ
إِنَّكَ لَنْ تَبْلُغَ فِي النَّظْرِ لِنَفْسِكَ وَإِنْ اجْتَهَدْتَ مَبْلَغَ نَظْرِي لَكَ.

﴿٢٧﴾ وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ أَنَّهُ لَوْ كَانَ لِرَبِّكَ شَرِيكٌ لَأَتَتْكَ رُسُلُهُ وَ
لَرَأَيْتَ آثَارَ مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ وَتَعَرَّفْتَ أَعْمَالَهُ وَصِفَاتِهِ وَلَكِنَّهُ إِلَهُ
وَاحِدٌ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ لَا يُضَادُّهُ فِي مُلْكِهِ أَحَدٌ وَلَا يَزُولُ أَبَدًا وَ لَمْ يَزَلْ.

﴿٢٨﴾ أَوَّلُ قَبْلِ الْأَشْيَاءِ بِلَا أَوْلِيَّةٍ وَ آخِرُ بَعْدِ الْأَشْيَاءِ بِلَا نِهَآيَةٍ
عَظَمَ عَنْ أَنْ تَتَّبِعَ رُبُوبِيَّتَهُ بِإِحَاطَةِ قَلْبٍ أَوْ بَصَرٍ.

(۲۶) بیٹا! یہ یاد رکھو کہ تمہیں خدا کے بارے میں اس طرح کی خبریں کوئی نہیں دے سکتا ہے جس طرح رسول اکرم (ص) نے دی ہیں لہذا ان کو بخوشی اپنا پیشوا اور راہ نجات کا قائد تسلیم کرو۔ میں نے تمہاری نصیحت میں کوئی کمی نہیں کی ہے اور نہ تم کوشش کے باوجود اپنے بارے میں اتنا سوچ سکتے ہو جتنا میں نے دیکھ لیا ہے۔

مکاتب فکر کا پیش کرنا

(۲۷) فرزند! یاد رکھو اگر خدا کے لئے کوئی شریک بھی ہوتا تو اس کے بھی رسول آتے اور اس کی سلطنت اور حکومت کے بھی آثار دکھائی دیتے اور اس کے افعال و صفات کا بھی کچھ پتہ ہوتا۔ لیکن ایسا کچھ نہیں ہے لہذا خدا ایک ہے جیسا کہ اس نے خود بیان کیا ہے۔ اس کے ملک میں اس سے کوئی ٹکڑا نہیں ہے اور نہ اس کے لئے کسی طرح کا زوال ہے۔

(۲۸) وہ اولیت کی حدود کے بغیر سب سے اول ہے اور کسی انتہا کے بغیر سب سے آخر تک رہنے والا ہے۔ وہ اس بات سے عظیم تر ہے کہ اس کی ربوبیت کا اثبات فکر و نظر کے احاطہ سے کیا جائے۔

﴿ ٢٩ ﴾ فَإِذَا عَرَفْتَ ذَلِكَ فَافْعَلْ كَمَا يَنْبَغِي لِمَلِكٍ أَنْ يَفْعَلَهُ فِي صَغِيرِ
خَطَرِهِ وَقَلَّةِ مَقْدَرَتِهِ وَكَثْرَةِ عَجْزِهِ وَعَظِيمِ حَاجَتِهِ إِلَى رَبِّهِ فِي طَلَبِ
طَاعَتِهِ وَالْحُسْنِيَّةِ مِنْ عُقُوبَتِهِ وَالشَّفَقَةِ مِنْ سُخْطِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْمُرَكَ إِلَّا
بِحَسَنِ وَلَمْ يَنْهَكَ إِلَّا عَنِ قَبِيحٍ.

﴿ ٣٠ ﴾ يَا بُنَيَّ إِنِّي قَدْ آتَيْتُكَ عَنِ الدُّنْيَا وَحَالِهَا وَزَوَالِهَا وَانْتِقَالِهَا وَ
أَنْبِئْتُكَ عَنِ الْآخِرَةِ وَمَا أُعَدُّ لِأَهْلِهَا مِنْهَا وَضَرَبْتُ لَكَ فِيهَا الْأَمْثَالَ
لِتَعْتَبِرَ بِهَا وَتَحْتَدُوا عَلَيْهَا.

﴿ ٣١ ﴾ إِنَّمَا مَثَلُ مَنْ خَبَرَ الدُّنْيَا كَمَثَلِ قَوْمٍ سَفَرُوا نَبَأَ بِهِمْ مَنَزِلُ جَدِيدٍ
فَأَمُّوا مَنَزِلًا خَصِيْبًا وَجَنَابًا مَرِيْعًا.

ترہیت میں حقیقتوں کی شناخت

(۲۹) اگر تم نے اس حقیقت کو پہچان لیا ہے تو اس طرح عمل کرو جس طرح تم جیسے معمول حیثیت، قلیل طاقت، کثیر عاجزی اور پروردگار کی طرف اطاعت کی طلب، عتاب کے خوف اور ناراضگی کے اندیشہ میں حاجت رکھنے والے کیا کرتے ہیں۔ اس نے جس چیز کا حکم دیا ہے وہ بہترین ہے اور جس سے منع کیا ہے وہ بدترین ہے۔

ترہیت میں نمونہ عمل کی اہمیت

(۳۰) فرزند! میں نے تمہیں دیا ہے اس کے حالات۔ تصرفات، زوال اور انتقال سب کے بارے میں باخبر کر دیا ہے اور اس میں صاحبان ایمان کے لئے مہیا نعمتوں کا بھی پتہ بتا دیا ہے اور دونوں کے لئے مثالیں بیان کر دی ہیں تاکہ تم عبرت حاصل کر سکو اور اس سے ہوشیار رہو۔

(۳۱) یاد رکھو کہ جس نے دنیا کو بخوبی پہچان لیا ہے اس کی مثال اس مسافر قوم جیسی ہے جس کا قحط زدہ منزل سے دل اچاٹ ہو جائے اور وہ کسی سرسبز و شاداب علاقہ کا ارادہ کرے۔

﴿٣٢﴾ فَاحْتَمَلُوا وَعَثَاءَ الطَّرِيقِ وَفِرَاقَ الصَّدِيقِ وَحُسُونَ السُّقْرِ وَ
 حُسُونَ المَطْعَمِ لِيَأْتُوا سَعَةَ دَارِهِمْ وَ مَنَزِلَ قَرَارِهِمْ فَلَيْسَ يَجِدُونَ لَشَيْءٍ
 مِنْ ذَلِكَ أَلماً وَ لَا يَرَوْنَ نَفَقَةً فِيهِ مَغْرماً وَ لَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِمَّا قَرَّبَهُمْ
 مِنْ مَنَزِلِهِمْ وَ أَدْنَاهُمْ مِنْ مَحَلَّتِهِمْ وَ مَثَلُ مَنْ اغْتَرَّ بِهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ كَانُوا
 بِمَنَزِلٍ خَصِيبٍ فَنَبَّأَ بِهِمْ إِلَى مَنَزِلٍ جَدِيدٍ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِمْ وَ لَا
 أَفْطَعَ عِنْدَهُمْ مِنْ مُفَارَقَةِ مَا كَانُوا فِيهِ إِلَى مَا يَهْجُمُونَ عَلَيْهِ وَ يَصِيرُونَ
 إِلَيْهِ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٣٣﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اجْعَلْ نَفْسَكَ مِيزَانًا فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ غَيْرِكَ فَأَحِبِّبْ
 لِغَيْرِكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَ اكْرَهُ لَهُ مَا تَكْرَهُ لَهَا وَ لَا تَظْلِمْ كَمَا لَا تُحِبُّ
 أَنْ تُظْلَمَ.

(۳۲) اور زحمت راہ۔ فراق احباب، دشواری سفر، بد مزگی طعام وغیرہ جیسی تمام مصیبتیں برداشت کر لے تاکہ وسیع گھر اور قرار کی منزل تک پہنچ جائے کہ ایسے لوگ ان تمام باتوں میں کسی تکلیف کا احساس نہیں کرتے اور نہ اس راہ میں خرچ کو نقصان تصور کرتے ہیں اور ان کی نظر میں اس سے زیادہ محبوب کوئی شے نہیں جو انہیں منزل سے قریب تر کر دے اور اپنے مرکز تک پہنچا دے۔

اور اس دنیا سے دھوکہ کھا جانے والوں کی مثال اس قوم کی ہے جو سربز و شاداب مقام پر رہے اور وہاں سے دل اُچٹ جائے تو قحط زدہ علاقہ کی طرف چلی جائے کہ اس کی نظر میں وہ بیم حالات کے چھٹ جانے سے زیادہ ناگوار اور دشوار گزار کوئی شے نہیں ہے کہ اب جس منزل پر وارد ہوئے ہیں اور جہاں تک پہنچے ہیں وہ کسی قیمت پر اختیار کرنے کے قابل نہیں ہے۔

دوسروں کے ساتھ روابط برقرار کرنا

(۳۳) بیٹا! دیکھو اپنے اور غیر کے درمیان میزان اپنے نفس کو قرار دو اور دوسرے کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کر سکتے ہو اور اس کے لئے بھی وہ بات ناپسند کرو جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے ہو۔ کسی پر ظلم نہ کرنا کہ اپنے اوپر ظلم پسند نہیں کرتے ہو۔

﴿٣٤﴾ وَ أَحْسِنُ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُحْسَنَ إِلَيْكَ وَ اسْتَفِيحُ مِنْ نَفْسِكَ مَا
تَسْتَفِيحُهُ مِنْ غَيْرِكَ وَ ارْضَ مِنَ النَّاسِ بِمَا تَرْضَاهُ لَهُمْ مِنْ نَفْسِكَ وَ لَا
تَقُلْ مَا لَا تَعْلَمُ وَ إِنْ قُلْتَ مَا تَعْلَمُ وَ لَا تَقُلْ مَا لَا تُحِبُّ أَنْ يُقَالَ لَكَ.

﴿٣٥﴾ وَ اعْلَمْ أَنَّ الإِعْجَابَ ضِدُّ الصَّوَابِ وَ آفَةُ الأَلْتَابِ فَاسْعَ فِي
كَذْحِكَ وَ لَا تَكُنْ خَازِنًا لِغَيْرِكَ وَ إِذَا أَنْتَ هُدَيْتَ لِقَصْدِكَ فَكُنْ
أَخْشَعَ مَا تَكُونُ لِرَبِّكَ

﴿٣٦﴾ وَ اعْلَمْ أَنَّ أَمَامَكَ طَرِيقًا ذَا مَسَافَةٍ مُعِيدَةٍ وَ مَشَقَّةٍ شَدِيدَةٍ وَ
أَنَّهُ لَا غِنَى بِكَ فِيهِ عَنْ حُسْنِ الإِرْتِيَادِ وَ قَدْرِ بِلَاغِكَ مِنَ الزَّادِ مَعَ
خَفَّةِ الظَّهْرِ فَلَا تَحْمِلَنَّ عَلَى ظَهْرِكَ فَوْقَ طَاقَتِكَ فَيَكُونُ ثِقْلًا ذَلِكَ
وَبَالًا عَلَيْكَ وَ إِذَا وَجَدْتَ مِنْ أَهْلِ الفَاقَةِ مَنْ يَحْمِلُ لَكَ زَادَكَ إِلَى
يَوْمِ القِيَامَةِ فَيُؤَافِيكَ بِهِ عَدَاً حَيْثُ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَاعْتَنِمَهُ وَ حَمَلَهُ إِيَّاهُ وَ
أَكْثِرْ مِنْ تَزْوِيدِهِ وَ أَنْتَ قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَعَلَّكَ تَطْلُبُهُ فَلَا تَجِدُهُ وَ اغْتَنِمْ مَنْ
اسْتَفْرَضَكَ فِي حَالِ غِنَاكَ لِيجْعَلَ قَضَاءَهُ لَكَ فِي يَوْمِ عُسْرَتِكَ.

(۳۴) اور ہر ایک کے ساتھ نیکی کرنا جس طرح چاہتے ہو کہ سب تمہارے ساتھ نیک برتاؤ کریں اور جس چیز کو دوسرے سے بڑا سمجھتے ہو اسے اپنے لئے بھی بڑا ہی تصور کرنا۔ لوگوں کی اس بات سے راضی ہو جانا جس سے اپنی بات سے لوگوں کو راضی کرنا چاہتے ہو۔ بلا علم کوئی بات زبان سے نہ نکالنا اگرچہ تمہارا علم بہت کم ہے اور کسی کے بارے میں وہ بات نہ کہنا جو اپنے بارے میں پسند نہ کرتے ہو۔

خطا، گمراہی اور اسکی جگہیں

(۳۵) یاد رکھو کہ خود پسندی راہ صواب کے خلاف اور عقلوں کی بیماری ہے۔ لہذا اپنی کوشش تیز کرنا اور اپنے مال کو دوسروں کے لئے ذخیرہ نہ بناؤ اور اگر درمیانی راستہ کی ہدایت مل جائے تو اپنے پیچھے رہ کر سب کے سامنے سب سے زیادہ خضوع و خشوع سے پیش آنا۔

مدد اور مددگار

(۳۶) اور یاد رکھو تمہارے سامنے وہ راستہ ہے جس کی مسافت بعید اور مشقت شدید ہے اس میں تم بہترین زادراہ کی تلاش اور بقدر ضرورت زادراہ کی فراہمی سے بے نیاز ہو سکتے ہو۔ البتہ بوجھ ہلکا رکھو اور اپنی طاقت سے زیادہ اپنی پشت پر بوجھ مت لاؤ کہ یہ گراں باری ایک وبال بن جائے اور پھر جب کوئی فقیر مل جائے اور تمہارے زادراہ کو قیامت تک پہنچا سکتا ہو اور کل وقت ضرورت مکمل طریقہ سے

﴿٣٧﴾ وَ اعْلَمْ أَنَّ أَمَامَكَ عَقَبَةٌ كَثُودًا الْخِيفُ فِيهَا أَحْسَنُ خَالًا مِنْ
الْمُقْبِلِ وَالْمُبْطِئِ عَلَيْهَا أَقْبَحُ خَالًا مِنَ الْمُسْرِعِ وَأَنَّ مَهِيْطَكَ بِهَا لَا مَحَالَةَ
إِمَّا عَلَى جَنَّةٍ أَوْ عَلَى نَارٍ فَارْتَدِّ لِنَفْسِكَ قَبْلَ نُزُولِكَ وَ وَطِئِ الْمُنْزِلَ
قَبْلَ خُلُوكِ فَلَيْسَ بَعْدَ الْمَوْتِ مُسْتَعْتَبٌ وَلَا إِلَى الدُّنْيَا مُنْصَرَفٌ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٣٨﴾ وَ اعْلَمْ أَنَّ الَّذِي بِيَدِهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قَدْ أُذِنَ
لَكَ فِي الدُّعَاءِ وَ تَكْفُلَ لَكَ بِالْإِجَابَةِ وَ أَمَرَكَ أَنْ تَسْأَلَهُ لِيُعْطِيكَ وَ
تَسْتَرْجِمَهُ لِيَرْحِمَكَ وَ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ مَنْ يَحْجُبُكَ عَنْهُ وَ لَمْ
يُلْجِئِكَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكَ إِلَيْهِ وَ لَمْ يَمْنَعَكَ إِنْ أَسَأْتَ مِنَ التَّوْبَةِ وَ لَمْ
يُعَاجِلْكَ بِالنَّقْمَةِ وَ لَمْ يُعَيِّرْكَ بِالْإِنَابَةِ.

تمہارے حوالے کر سکتا ہو تو اسے غنیمت سمجھو اور مال اسی کے حوالے کر دو اور زیادہ سے زیادہ اس کو دے دو کہ شاید بعد میں تلاش کرو اور وہ نہ مل سکے اور اسے بھی غنیمت سمجھو جو تمہاری دولتندی کے دور میں تم سے قرض مانگے تاکہ اس دن ادا کر دے جب تمہاری غربت کا دن ہو۔

مشکلات سے بخوبی نمٹنا

(۳۷) اور یاد رکھو کہ تمہارے سامنے بڑی دشوار گزار منزل ہے جس میں ہلکے بوجھ والا سنگین بار والے سے کہیں زیادہ بہتر ہوگا اور دھیرے چلنے والا تیز رفتار سے کہیں زیادہ بد حال ہوگا اور تمہاری منزل بہر حال جنت یا جہنم ہے لہذا اپنے نفس کے لئے منزل سے پہلے جگہ تلاش کر لو اور روڈ سے پہلے اسے ہموار کر لو کہ موت کے بعد نہ خوشنودی حاصل کرنے کا کوئی امکان ہو گا۔

اس بی نیاز کے سامنے ہاتھ پھیلا نا جو تیرا کام بنا سکے

(۳۸) یاد رکھو کہ جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کے تمام خزانے ہیں اس نے تم کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور قبولیت کی ضمانت دی ہے اور تمہیں مامور کیا ہے کہ تم سوال کرو تا کہ وہ عطا کرے اور تم طلب رحمت کرو تا کہ وہ تم پر رحم کرے۔ اس نے تمہارے اور اپنے درمیان کوئی حاجب نہیں رکھا ہے اور نہ تمہیں کسی سفارش کرنے والے کا محتاج بنایا ہے۔ گناہ کرنے کی صورت میں توبہ سے بھی نہیں روکا ہے اور عذاب میں جلدی بھی نہیں کی ہے۔ اور توبہ کرنے پر طعنے بھی نہیں دیتا ہے۔

﴿٣٩﴾ وَلَمْ يَنْفُضْكَ حَيْثُ الْفُضِيحَةُ بِكَ أَوْلَىٰ وَلَمْ يُشَدِّدْ عَلَيْكَ
فِي قَبُولِ الْإِنَابَةِ وَلَمْ يُنَاقِشْكَ بِالْجُرَيْمَةِ وَلَمْ يُؤْيِسْكَ مِنَ الرَّحْمَةِ.

﴿٤٠﴾ بَلْ جَعَلَ نُزُوعَكَ عَنِ الذَّنْبِ حَسَنَةً وَحَسَبَ سَيِّئَكَ
وَاحِدَةً وَحَسَبَ حَسَنَتَكَ عَشْرًا وَفَتَحَ لَكَ بَابَ الْمَتَابِ وَبَابَ
الِاسْتِعْتَابِ فَإِذَا نَادَيْتَهُ سَمِعَ نِدَاكَ وَإِذَا نَاجَيْتَهُ عَلِمَ نَحْوَاكَ فَأَفْضَيْتَ
إِلَيْهِ بِحَاجَتِكَ وَابْتَسَنَتْهُ دَاتَ نَفْسِكَ وَشَكْوَتَ إِلَيْهِ هُمُومَكَ وَ
اسْتَكْشَفَتْهُ كُرُوبَكَ وَاسْتَعْنَتْهُ عَلَىٰ أُمُورِكَ وَسَأَلَتْهُ مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِهِ
مَا لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ إِعْطَائِهِ غَيْرُهُ مِنْ زِيَادَةِ الْأَعْمَارِ وَصِحَّةِ الْأَبْدَانِ وَ سَعَةِ
الْأَرْزَاقِ.

وہ کہ جو محبت و نوازش کا پیکر ہے

(۳۹) اور تمہیں رُسوا بھی نہیں کرتا ہے اگر تم اس کے حقدار ہو۔ اس نے توبہ قبول کرنے میں بھی کسی سختی سے کام نہیں لیا ہے اور جرائم پر سخت محاسبہ کر کے رحمت سے مایوس بھی نہیں کیا ہے

راز دل راز دار حقیقی سے بیان کرو

(۴۰) بلکہ گناہوں سے علیحدہ ہی بھی ایک حسنه بنا دیا ہے اور پھر بُرائی میں ایک کو ایک شمار کیا ہے اور نیکیوں میں ایک کو دس بنا دیا ہے۔ تو یہ اور طلب رضا کا دروازہ کھول دیا ہے کہ جب بھی آواز دو فوراً سُن لیتا ہے اور جب مناجات کرو تو اس سے بھی باخبر رہتا ہے۔ تم اپنی حاجتیں اس کے حوالے کر سکتے ہو اسے اپنے حالات بتا سکتے ہو۔ اپنے رنجِ غم کی شکایت کر سکتے ہو۔ اپنے حزن و الم کے زوال کا مطالبہ کر سکتے ہو اپنے امور میں مدد مانگ سکتے ہو اور اس کے خزانہ رحمت سے اتنا سوال کر سکتے ہو جتنا کوئی دوسرا بہر حال نہیں دے سکتا ہے چاہے وہ عمر میں اضافہ ہو یا بدن کی صحت یا رزق کی وسعت۔

﴿٤١﴾ ثُمَّ جَعَلَ فِي يَدَيْكَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِهِ بِمَا أذِنَ لَكَ فِيهِ مِنْ
 مَسْأَلَتِهِ فَتَى شِئْتَ اسْتَفْتَحْتَ بِالدُّعَاءِ أَبْوَابَ نِعْمَتِهِ وَاسْتَمْطَرْتَ
 مِنْ آيِبِ رَحْمَتِهِ فَلَا يُفْطِنُكَ إِطْءَاءُ إِجَابَتِهِ فَإِنَّ الْعَطِيَّةَ عَلَى قَدْرِ النِّيَّةِ وَ
 رُبَّمَا أُخْرِثَ عَنْكَ الْإِجَابَةُ لِيَكُونَ ذَلِكَ أَكْبَرَ لِأَجْرِ السَّائِلِ وَ أَجْزَلَ
 لِعَطَاءِ الْآمِلِ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٤٢﴾ وَ رُبَّمَا سَأَلْتَ الشَّيْءَ فَلَا تُؤْتَاهُ وَ أُوتِيتَ خَيْرًا مِنْهُ عَاجِلًا أَوْ
 آجِلًا أَوْ صُرِفَ عَنْكَ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ فَلَرُبَّ أَمْرٍ قَدْ طَلَبْتَهُ فِيهِ هَلَكَ
 دِينُكَ لَوْ أُوتِيْتَهُ فَلَتَكُنْ مَسْأَلَتُكَ فِيمَا يَبْقَى لَكَ جَمَالُهُ وَ يَبْقَى عَنْكَ
 وَبَالُهُ فَالْمَالُ لَا يَبْقَى لَكَ وَ لَا تَبْقَى لَهُ.

دعا کا تربیت سے رابطہ تنگ کا سنگ ہے

(۴۱) اس کے بعد اس نے دعا کی اجازت دے کر گویا خزانہ رحمت کی گنجیاں تمہارے ہاتھ میں دے دی ہیں کہ جب چاہو ان گنجیوں سے نعمت کے دروازے کھول سکتے ہو اور رحمت کی بارشوں کو برس سکتے ہو۔ لہذا خبردار قبولیت کی تاخیر تمہیں مایوس نہ کر دے کہ عطیہ ہمیشہ بقدر نیت ہوا کرتا ہے اور کبھی کبھی قبولیت میں اس لئے تاخیر کر دی جاتی ہے کہ اس میں سائل کے اجر میں اضافہ اور امیدوار کے عطیہ میں زیادتی کا امکان پایا جاتا ہے۔

اللہ جو تمام اچھائیوں کا مالک ہے اس سے طلب خیر کرو

(۴۲) اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی شے کا سوال کرو اور وہ نہ ملے لیکن اس کے بعد جلد یادیر اس سے بہتر مل جائے یا اسے تمہاری بھلائی کے لئے روک دیا گیا ہو۔ اس لئے کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس چیز کو تم نے طلب کیا ہے وہ اگر مل جائے تو دین کی بربادی کا خطرہ ہے۔ لہذا اسی چیز کا سوال کرو جس میں تمہارا حسن باقی رہے اور تم وبال سے محفوظ رہو۔ مال نہ باقی رہنے والا ہے اور نہ تم اس کے لئے باقی رہنے والے ہو۔

﴿٤٣﴾ وَ اعْلَمْ يَا بُنَيَّ إِنَّكَ إِمَّا خُلِقْتَ لِلْآخِرَةِ لَا لِلدُّنْيَا وَ لِلْفَنَاءِ لَا
 لِلْبَقَاءِ وَ لِلْمَوْتِ لَا لِلْحَيَاةِ وَ أَنْكَ فِي قُلْعَةٍ وَ دَارِ بُلْعَةٍ وَ طَرِيقٍ إِلَى
 الْآخِرَةِ وَ أَنْكَ طَرِيدُ الْمَوْتِ الَّذِي لَا يَنْجُو مِنْهُ هَارِبُهُ وَ لَا يَفُوتُهُ طَالِبُهُ
 وَ لَا بُدَّ أَنَّهُ مُدْرِكُهُ فَكُنْ مِنْهُ عَلَى حَذَرٍ أَنْ يُدْرِكَكَ وَ أَنْتَ عَلَى حَالٍ
 سَيِّئَةٍ قَدْ كُنْتَ تُحَدِّثُ نَفْسَكَ مِنْهَا بِالشُّبُهَةِ فَيَحُولَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ ذَلِكَ
 فَإِذَا أَنْتَ قَدْ أَهْلَكْتَ نَفْسَكَ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٤٤﴾ يَا بُنَيَّ أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَ ذِكْرِ مَا تَهْجُمُ عَلَيْهِ وَ تُفْضِي بَعْدَ
 الْمَوْتِ إِلَيْهِ حَتَّى يَأْتِيكَ وَ قَدْ أَخَذَتْ مِنْهُ جِذْرَكَ وَ شَدَدَتْ لَهُ أَرْزَكَ وَ
 لَا يَأْتِيكَ بَعْتَهُ فَيَهْرَكَ.

ترہیت میں بلند فکری کی تاثیر

(۴۳) فرزند! یاد رکھو کہ تمہیں آخرت کے لئے پیدا کیا گیا ہے دنیا کے لئے نہیں اور فنا کے لئے بنایا گیا ہے دنیا میں باقی رہنے کے لئے نہیں۔ تمہاری تخلیق موت کے لئے ہوئی ہے زندگی کے لئے نہیں اور تم اس گھر میں ہو جہاں سے بہر حال اُکھڑنا ہے اور صرف بقدر ضرورت سامان فراہم کرنا ہے۔ اور تم آخرت کے راستہ پر ہو۔ موت تمہارا پیچھا کئے ہوئے ہے جس سے کوئی بھاگنے والا بچ نہیں سکتا ہے اور اس کے ہاتھ سے نکل نہیں سکتا ہے۔ وہ بہر حال اسے پالے گی۔ لہذا اس کی طرف سے ہوشیار رہو کہ وہ تمہیں کسی بُرے حال میں پکڑ لے اور تم خالی توبہ کے لئے سوچتے ہی رہ جاؤ اور وہ تمہارے اور توبہ کے درمیان حائل ہو جائے کہ اس طرح گویا تم نے اپنے نفس کو ہلاک کر دیا۔

موت کی یاد: انسان کو واقع بین اور ایک کامیاب مربی بناتی ہے

(۴۴) فرزند! موت کو برابر یاد کرتے رہو اور ان حالات کو یاد کرتے رہو جن پر اچانک وارد ہونا ہے اور جہاں تک موت کے بعد جانا ہے تاکہ وہ تمہارے پاس آئے تو تم احتیاطی سامان کر چکے ہو اور اپنی طاقت کو مضبوط بنا چکے ہو اور وہ اچانک آ کر تم پر قبضہ نہ کر لے۔

﴿٢٥﴾ وَ إِيَّاكَ أَنْ تَفْتَرَّ بِمَا تَرَى مِنْ إِخْلَادِ أَهْلِ الدُّنْيَا إِلَيْهَا وَ
تَكَاَلِبِهِمْ عَلَيْهَا فَقَدْ نَبَأَكَ اللَّهُ عَنْهَا وَ نَعَتْ هِيَ لَكَ عَنْ نَفْسِهَا وَ
تَكَشَّفَتْ لَكَ عَنْ مَسَاوِيهَا.

فَإِنَّمَا أَهْلُهَا كِلَابٌ عَاوِيَةٌ وَ سِبَاعٌ ضَارِيَةٌ يَهْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَ يَأْكُلُ
عَزِيرُهَا ذَلِيلَهَا وَ يَقْتَهَرُ كَبِيرُهَا صَغِيرَهَا نَعْمٌ مُعَقَّلَةٌ وَ أُخْرَى مُهْمَلَةٌ قَدْ
أَضَلَّتْ عَقُولُهَا وَ رَكِبَتْ مَجْهُولَهَا سُرُوحٌ عَاهِيَةٌ بِوَادٍ وَعَثَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ
يُقِيمُهَا وَ لَا مُسَيِّمٌ يُسَيِّمُهَا.

﴿٢٦﴾ سَلَكَتْ بِهِمُ الدُّنْيَا طَرِيقَ الْعَمَى وَ أَخَذَتْ بِأَبْصَارِهِمْ عَنْ
مَنَارِ الْمُدَى فَتَاهُوا فِي حَيْرَتِهَا وَ غَرَقُوا فِي نِعْمَتِهَا وَ اتَّخَذُوا رَبًّا فَلَعِبَتْ
بِهِمْ وَ لَعِبُوا بِهَا وَ نَسُوا مَا وَرَاءَهَا.

زندگی کے حقیقی پہلو سے واقف ہونا کامیاب تربیت کہلاتی ہے
 (۳۵) اور خبردار اہل دنیا کو دنیا کی طرف جھکتے اور اس پر مرتے دیکھ کر تم دھوکہ
 میں نہ آجانا کہ پروردگار تمہیں اس کے بارے میں بتا چکا ہے اور وہ خود بھی اپنے
 مصائب سناچکی ہے اور اپنی برائیوں کو واضح کر چکی ہے۔ دنیا دار افراد صرف بھونکنے
 والے کتے اور پھاڑکھانے والے درندے ہیں جہاں ایک دوسرے پر بھونکتا ہے او
 ر طاقت والا کمزور کو کھا جاتا ہے اور بڑا چھوٹے کو کچل ڈالتا ہے۔ یہ سب جانور ہیں
 جن میں بعض بندھے ہوئے ہیں اور بعض آوارہ۔ جنہوں نے اپنی عقلیں گم کر دی
 ہیں اور نامعلوم راستہ پر چل پڑے ہیں۔ گویا دشوار گزار وادیوں میں مصیبتوں میں
 چرنے والے ہیں جہاں نہ کوئی چراوا ہے جو سیدھے راستے پر لگا سکے اور نہ کوئی چرانے
 والا ہے جو انہیں چراسکے۔

(۳۶) دنیا نے انہیں گمراہی کے راستے پر ڈال دیا ہے اور ان کی بصارت کو منارہ
 ہدایت کے مقابلہ میں سلب کر لیا ہے اور وہ حیرت کے عالم میں سرگرداں ہیں اور
 نعمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ دنیا کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور وہ ان سے کھیل رہی
 ہے اور وہ اس سے کھیل رہے ہیں اور سب نے آخرت کو یکسر بھلا دیا ہے۔

﴿٤٧﴾ رُوَيْدًا يُسْفِرُ الظَّلَامَ كَأَن كَانَ قَدْرًا وَرَدَّتِ الْأَطْعَامُ يُوْشِكُ مَنَ أَسْرَعَ أَنْ يَلْحَقَ.

وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ أَنَّ مَنْ كَانَتْ مَطِيئَتُهُ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ فَإِنَّهُ يُسَارِبُهُ وَإِنْ كَانَ وَاقِفًا وَ يَقْطَعُ الْمَسَافَةَ وَإِنْ كَانَ مَقِيًّا وَادِعًا.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٤٨﴾ وَاعْلَمْ يَبِينًا أَنَّكَ لَنْ تَبْلُغَ أَمْلَكَ وَ لَنْ تَعْدُوَ أَجَلَكَ وَ أَنَّكَ فِي سَبِيلٍ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ فَخَفِضْ فِي الطَّلَبِ وَ أَجْمَلْ فِي الْمَكْسَبِ فَإِنَّهُ رُبَّ طَلَبٍ قَدْ جَرَّ إِلَى حَرْبٍ وَ لَيْسَ كُلُّ طَالِبٍ بِمَرْزُوقٍ وَ لَا كُلُّ مُجْمَلٍ بِمَحْرُومٍ.

تر بیت میں وقت کی اہمیت

(۴۷) ٹھہرو! اندھیرے کو چھٹنے دو۔ ایسا محسوس ہوگا جیسے قافلہ آخرت کی منزل میں اتر چکے ہیں اور قریب ہے کہ تیز رفتار افراد اگلے لوگوں سے ملحق ہو جائیں۔
 فرزند! یاد رکھوں کہ جب شب و روز کی سواری پر سوار ہے وہ گویا سرگرم سفر ہے چاہے ٹھہرا ہی کیوں نہ رہے اور مسافت قطع کر رہا ہے چاہے اطمینان سے مقیم ہی کیوں نہ رہے۔

تر بیت کی اقتصاد میں تاثیر

کام اور زندگی میں لطف و مہربانی کے ساتھ پیش آئے!
 (۴۸) یہ بات یقین کے ساتھ سمجھ لو کہ تم نہ ہر امید کو پا سکتے ہو اور نہ اجل سے آگے جا سکتے ہو۔ تم اگلے لوگوں کے راستہ ہی پر چل رہے ہو لہذا اطلب میں نرم رفتار سے کام لو اور کسب معاش میں میانہ روی اختیار کرو۔ ورنہ بہت سی طلب انسان کو مال کی محرومی تک پہنچا دیتی ہے اور ہر طلب کرنے والا کامیاب بھی نہیں ہوتا ہے اور نہ ہر اعتدال سے کام لینے والا محروم ہی ہوتا ہے۔

﴿٤٩﴾ وَ أَكْرَمَ نَفْسَكَ عَنْ كُلِّ دَنِيَّةٍ وَ إِن سَاقَتَكَ إِلَى الرَّغَائِبِ
فَإِنَّكَ لَنْ تَغْتَاضَ بِمَا تَبْدُلُ مِنْ نَفْسِكَ عَوْضًا وَ لَا تَكُنْ عَبْدَ غَيْرِكَ وَ
قَدْ جَعَلَكَ اللَّهُ حُرًّا وَ مَا خَيْرُ خَيْرٍ لَّا يُنَالُ إِلَّا بِشَرٍّ وَ يُسْرٌ لَّا يُنَالُ إِلَّا
بِعُسْرٍ.

﴿٥٠﴾. وَ إِيَّاكَ أَنْ تَوْجِفَ بِكَ مَطَايَا الطَّمَعِ فَتُورِدَكَ مَنَاهِلَ الْهَلَكَةِ.

﴿٥١﴾ وَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَلَّا يَكُونَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللَّهِ ذُرٌّ نِعْمَةٍ فَافْعَلْ
فَإِنَّكَ مُذْرِكٌ قَسَمَكَ وَ آخِذٌ سَهْمَكَ وَ إِنَّ التَّسِيرَ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ
أَعْظَمُ وَ أَكْرَمُ مِنَ الْكَثِيرِ مِنْ خَلْقِهِ وَ إِن كَانَ كُلُّ مِنْهُ

اپنی شخصیت کا خیال رکھو

(۴۹) اپنے نفس کو ہر طرح کی پستی سے بلند تر رکھو چاہے وہ پستی پسندیدہ اشیاء تک پہنچنا ہی کیوں نہ دے۔ اس لئے کہ جو عزت نفس دے دو گے اس کا کوئی پہلی نہیں مل سکتا اور خبردار کسی کے غلام نہ بن جانا جب کہ پروردگار نے تمہیں آزاد قرار دیا ہے دیکھو اس خیر میں کوئی خیر نہیں ہے جو شر کے ذریعے حاصل ہو اور وہ آسانی آسانی نہیں ہے جو دشواری کے راستے سے ملے۔

طمع و تربیت کا سب سے بڑا مانع ہے

(۵۰) خبردار طمع کی سوراخیاں نہیں فتاری دکھلا کر تمہیں ہلاکت کے چشموں پر نہ وار دکر دیں۔

تربیت اور آزادی

(۵۱) اور اگر ممکن ہو کہ تمہارے اور خدا کے درمیان کوئی صاحب نعمت نہ آنے پائے تو ایسا ہی کرو کہ تمہیں تمہارا حصہ بہر حال ملنے والا ہے اور اپنا نصیب بہر حال لینے والے ہو اور اللہ کی طرف سے تھوڑا بھی مخلوقات کے بہت سے زیادہ بہتر ہوتا ہے اگرچہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

﴿٥٢﴾ وَ تَلَا فَيْكَ مَا فَرَطَ مِنْ صَمِيكَ أَيْسَرُ مِنْ إِدْرَاكِكَ مَا فَاتَ
مِنْ مَنْطِقِكَ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٥٣﴾ وَ حَفِظُ مَا فِي الْوِعَاءِ بِشَدِّ الرِّكَاءِ وَ حَفِظُ مَا فِي يَدَيْكَ أَحَبُّ
إِلَى مَنْ طَلَبَ مَا فِي يَدَيْ غَيْرِكَ وَ مَرَاةُ النَّاسِ خَيْرٌ مِنَ الطَّلَبِ إِلَى
النَّاسِ وَ الْحِرْزَةُ مَعَ الْعِفَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْعِنَى مَعَ الْفُجُورِ وَ الْمَرْءُ أَحْفَظُ لِسِرِّهِ
وَ رَبُّ سَاعٍ فَيَمَا يَضُرُّهُ!

ضرر رساں باتیں

(۵۲) خاموشی سے پیدا ہونے والی کوتاہی کی تلافی کر لینا گفتگو سے ہونے والے نقصان کے تدارک سے آسان تر ہے۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

تربیت اور بے نیازی

(۵۳) برتن کے اندر کا سامان منہ بند کر کے محفوظ کیا جاتا ہے اور اپنے ہاتھ کی دولت کا محفوظ کر لینا دوسرے کے ہاتھ کی نعمت کے طلب کرنے سے زیادہ بہتر ہے مایوسی کی تلخی کو برداشت کرنا لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے اور پاکدامنی کے ساتھ محنت مشقت کرنا فسق و فجور کے ساتھ مالداری سے بہتر ہے۔ ہر انسان اپنے راز کو دوسروں سے زیادہ محفوظ رکھ سکتا ہے اور بہت سے لوگ ہیں جو اس امر کے لئے دوڑ رہے ہیں جو ان کے لئے نقصان دہ ہے۔

﴿٥٤﴾ مَنْ أَكْثَرَ أَهْجَرَ وَ مَنْ تَفَكَّرَ أَبْصَرَ قَارِنَ أَهْلِ الْخَيْرِ تَكُنْ مِنْهُمْ
 وَ بَايِنَ أَهْلِ الشَّرِّ تَبِنَ عَنْهُمْ بِئْسَ الطَّعَامُ الْحَرَامُ وَ ظَلَمَ الضَّعِيفِ أَفْحَشُ
 الظُّلْمِ إِذَا كَانَ الرَّفِيقُ خُرْقًا كَانَ الْخُرْقُ رِفْقًا رُبَّمَا كَانَ الدَّوَاءُ دَاءً وَ الدَّاءُ
 دَوَاءً وَ رُبَّمَا نَصَحَ غَيْرُ النَّاصِحِ وَ عَشَّ الْمُسْتَنْصَحُ وَ إِثَاكَ وَ الْإِتْكَالَ
 عَلَى الْمَنَى فَإِنَّهَا بَضَائِعُ النَّوْكَى وَ الْعَقْلُ حِفْظُ التَّجَارِبِ وَ خَيْرُ مَا جَرِيَتْ
 مَا وَعَظَكَ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٥٥﴾ بَادِرِ الْفُرْصَةَ قَبْلَ أَنْ تَكُونَ غُصَّةً لَيْسَ كُلُّ طَالِبٍ يُصِيبُ وَ
 لَا كُلُّ غَائِبٍ يَتُوبُ وَ مِنَ الْفَسَادِ إِضَاعَةُ الزَّادِ وَ مَفْسَدَةُ الْمَعَادِ وَ لِكُلِّ
 أَمْرٍ عَاقِبَةٌ سَوْفَ يَأْتِيكَ مَا قَدَّرَ لَكَ التَّاجِرُ مُحَاطِرٌ وَ رَبُّ يَسِيرٍ أَمْنَى
 مِنْ كَثِيرٍ.

تربیت کے عوامل و موانع

(۵۴) زیادہ بات کرنے والا بکواس کرنے لگتا ہے اور غور و فکر کرنے والا بصیر ہو جاتا ہے۔ اہل خیر کے ساتھ رہتا کہ انہیں میں شمار ہو اور اہل شر سے الگ رہتا کہ ان سے الگ حساب کئے جاؤ۔ بدترین طعام مال حرام ہے اور بدترین ظلم کمزور آدمی پر ظلم ہے۔ نرمی نامناسب ہو تو سختی ہی مناسب ہے۔ کبھی کبھی دو امراض بن جاتی ہے اور مرض دو اور کبھی کبھی غیر مخلص بھی نصیحت کی بات کر دیتا ہے اور کبھی کبھی مخلص بھی خیانت سے کام لے لیتا ہے۔ دیکھو خیر دار خواہشات پر اعتماد نہ کرنا کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہیں۔ عقلمندی تجربات کے محفوظ رکھنے میں ہے اور بہترین تجربہ وہی ہے جس سے نصیحت حاصل ہو۔

(۵۵) فرصت سے فائدہ اٹھاؤ قبل اس کے کہ رنج و اندوہ کا سامنا کرنا پڑے۔ ہر طلبگار مطلوب کو حاصل بھی نہیں کرتا ہے اور ہر غائب پلٹ کر بھی نہیں آتا ہے۔ فساد کی ایک قسم زادِ راہ کا ضائع کر دینا اور عاقبت کو برباد کر دینا بھی ہے۔ ہر امر کی ایک عاقبت ہے اور عنقریب وہ تمہیں مل جائے گا جو تمہارے لئے مقدر ہوا ہے تجارت کرنے والا وہی ہوتا ہے جو مال کو خطرہ میں ڈال سکے۔ بسا اوقات تھوڑا مال زیادہ سے زیادہ با برکت ہوتا ہے۔

﴿٥٦﴾ لَا خَيْرَ فِي مُعِينٍ مَهِينٍ وَلَا فِي صَدِيقٍ ظَنِينٍ سَاهِلِ الدَّهْرِ مَا
ذَلَّ لَكَ قَعُودُهُ وَلَا تَخَاطِرَ بِشَيْءٍ رَجَاءَ أَكْثَرِ مِنْهُ وَإِيَّاكَ أَنْ تُجْمَعَ بِكَ
مَطِيئَةُ اللَّجَاجِ.

﴿٥٧﴾ اخْلُفْ نَفْسَكَ مِنْ أُخِيكَ عِنْدَ صَرْمِهِ عَلَى الصَّلَاةِ وَعِنْدَ
صُدُودِهِ عَلَى اللَّطْفِ وَالْمُقَارَبَةِ وَعِنْدَ جُودِهِ عَلَى الْبَدْلِ وَعِنْدَ تَبَاعُدِهِ
عَلَى الدُّنُوِّ وَعِنْدَ شِدَّتِهِ عَلَى اللَّيْنِ عِنْدَ جُرْمِهِ عَلَى الْعُدْرِ حَتَّى كَأَنَّكَ
لَهُ عَبْدٌ وَكَانَهُ ذُو نِعْمَةٍ عَلَيْكَ وَإِيَّاكَ أَنْ تَضَعَ ذَلِكَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ
أَوْ أَنْ تَفْعَلَهُ بِغَيْرِ أَهْلِهِ.

﴿٥٨﴾ لَا تَتَّخِذَنَّ عَدُوَّ صَدِيقِكَ صَدِيقًا فَتُعَادِي صَدِيقَكَ وَانْحَضْ
أَحَاكَ النَّصِيحَةَ حَسَنَةً كَانَتْ أَوْ قَبِيحَةً وَتَجَرَّعِ الْغَيْظَ فَإِنِّي لَمْ أَرَ جُرْعَةً
أَخْلَى مِنْهَا عَاقِبَةً وَلَا أَلَدَّ مَعْبَةً.

(۵۶) اُس مددگار میں کوئی خیر نہیں ہے جو ذلیل ہو اور وہ دوست بیکار ہے جو بدنام ہو۔ زمانہ کے ساتھ سہولت کا برتاؤ کرو جب تک اس کا اونٹ قابو میں رہے اور کسی چیز کو اس سے زیادہ کی امید میں خطرہ میں مت ڈالو۔ خبردار کہیں دشمنی اور عناد کی سواری تم سے منہ زوری نہ کرنے لگے۔

زندگی کی رسم و رواج

(۱) دوستی اور پاسداری محبت

(۵۷) اپنے نفس کو اپنے بھائی کے بارے میں قطع تعلق کے مقابلہ میں تعلقات اعراض کے مقابلہ میں مہربانی۔ غل کے مقابلہ میں عطا، دوری کے مقابلہ میں قربت، شدت کے مقابلہ میں نرمی اور جرم کے موقع پر معذرت کے لئے آمادہ کرو گویا کہ تم اس کے بندے ہو اور اس نے تم پر کوئی احسان کیا ہے اور خبردار احسان کو بھی بے محل نہ قرار دینا اور نہ کسی نا اہل کے ساتھ احسان کرنا۔

(۵۸) اپنے دشمن کے دوست کو اپنا دوست نہ بنانا کہ تم اپنے دوست کے دشمن ہو جاؤ اور اپنے بھائی کو مخلصانہ نصیحت کرتے رہنا چاہے اسے اچھی لگیں یا بُری۔ غصہ کو پی جاؤ کہ میں نے انجام کار کے اعتبار سے اس سے زیادہ شریں کوئی گھونٹ نہیں دیکھا ہے اور نہ عاقبت کے لحاظ سے لذیذ تر۔

﴿٥٩﴾ وَ لَنْ لِمَنْ غَالَطَكَ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَلِينَ لَكَ وَ خُذْ عَلَى
 عَدُوِّكَ بِالْفَضْلِ فَإِنَّهُ أَحْلَى الظَّفَرَيْنِ وَ إِنْ أَرَدْتَ قَطِيعَةَ أَخِيكَ فَاسْتَبِقِ
 لَهُ مِنْ نَفْسِكَ بَعِيَّةً يَرْجِعُ إِلَيْهَا إِنْ بَدَأَ لَهُ ذَلِكَ يَوْمًا مَا وَ مَنْ ظَنَّ بِكَ
 خَيْرًا فَصَدَّقْ ظَنَّهُ.

﴿٦٠﴾ وَ لَا تُضِيعَنَّ حَقَّ أَخِيكَ اتِّكَالًا عَلَى مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ فَإِنَّهُ
 لَيْسَ لَكَ بِأَخٍ مَنْ أَضَعَتْ حَقَّهُ وَ لَا يَكُنْ أَهْلَكَ أَشَقَّ الخُلُقِ بِكَ وَ لَا
 تَرْغَبَنَّ فِيْمَنْ زَهَدَ عَنْكَ وَ لَا يَكُونَنَّ أَخُوكَ أَقْوَى عَلَى قَطِيعَتِكَ مِنْكَ
 عَلَى صَلَاتِهِ وَ لَا تَكُونَنَّ عَلَى الإِسَاءَةِ أَقْوَى مِنْكَ عَلَى الإِحْسَانِ وَ لَا
 يَكْبُرَنَّ عَلَيْكَ ظَلْمٌ مَنْ ظَلَمَكَ فَإِنَّهُ يَسْعَى فِي مَضْرَّتِهِ وَ نَفْعِكَ وَ
 لَيْسَ جَزَاءُ مَنْ سَرَّكَ أَنْ تَسُوَّهُ.

(۲) صلح و دوستی کے پل کو ویران نہ کرو!

(۵۹) اور جو تمہارے ساتھ سختی کرے اس کے لئے نرم ہو جاؤ شاید کبھی وہ بھی نرم ہو جائے۔ اپنے دشمن کے ساتھ احسان کرو کہ اس میں دو میں سے ایک کامیابی اور شرین ترین کامیابی ہے اور اگر اپنے بھائی سے قطع تعلق کرنا چاہو تو اپنے نفس میں اتنی گنجائش رکھو کہ اگر اسے کسی دن واپسی کا خیال پیدا ہو تو واپس آسکے۔ جو تمہارے بارے میں اچھا خیال رکھے اس کے خیال کو غلط نہ ہونے دینا۔

(۳) دوستی کے حقوق کو ادا کرنا

(۶۰) باہمی راہِ بطن کی بنا پر کسی بھائی کے حق کو ضائع نہ کرنا کہ جس کے حق کو ضائع کر دیا پھر وہ واقعتاً بھائی نہیں ہے اور دیکھو تمہارے گھر والے تمہاری وجہ سے بد بخت نہ ہونے پائیں اور جو تم سے کنارہ کش ہونا چاہے اس کے پیچھے نہ لگے رہو۔ تمہارا کوئی بھائی قطع تعلقات میں تم پر بازی نہ لے جائے اور تم تعلقات مضبوط کر لو اور خیردار بُرائی کرنے میں نیکی کرنے سے زیادہ طاقت کا مظاہرہ نہ کرنا اور کسی ظالم کے ظلم کو بہت بڑا تصور نہ کرنا کہ وہ اپنے کو نقصان پہنچا رہا ہے اور تمہیں فائدہ پہنچا رہا ہے اور تمہیں جو فائدہ پہنچائے اس کی جزا نہیں ہے کہ تم اس کے ساتھ بُرائی کرو۔

﴿٦١﴾ وَ اعْلَمْ يَا بَنِيَّ أَنَّ الرُّزْقَ رِزْقَانِ رِزْقٌ تَطْلُبُهُ وَ رِزْقٌ يَطْلُبُكَ
فَإِنْ أَنْتَ لَمْ تَأْتِهِ أَتَاكَ مَا أَقْبَحَ الخُضُوعِ عِنْدَ الْحَاجَةِ وَ الْجَفَاءِ عِنْدَ الْغِنَى
إِنَّمَا لَكَ مِنْ دُنْيَاكَ مَا أَصْلَحْتَ بِهِ مَشْرَاكَ وَ إِنْ كُنْتَ جَارِعًا عَلَى مَا
تَفَلَّتَ مِنْ يَدَيْكَ فَاجْزَعْ عَلَى كُلِّ مَا لَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ اسْتَدِلَّ عَلَى مَا لَمْ
يَكُنْ بِمَا قَدْ كَانَ فَإِنَّ الْأُمُورَ أَشْبَاهُ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٦٢﴾ وَ لَا تَكُونَنَّ مِمَّنْ لَا تَنْفَعُهُ الْعِظَةُ إِلَّا إِذَا بَالَعَتْ فِي إِيْلَامِهِ فَإِنَّ
الْعَاقِلَ يَتَعِظُ بِالْآدَابِ وَ الْبَهَائِمَ لَا تَتَعِظُ إِلَّا بِالصَّرْبِ. اطْرَحْ عَنْكَ
وَإِرْدَاتِ الْهُمُومِ بَعْرَائِمِ الصَّبْرِ وَ حُسْنِ الْيَقِينِ مَنْ تَرَكَ الْقَصْدَ جَارًا وَ
الصَّاحِبَ مُنَاسِبًا وَ الصَّدِيقَ مَنْ صَدَقَ غَيْبُهُ وَ الْهُوَى شَرِيكَ الْعَمَى.

اہم ترین نقطہ تربیت خدا پر اعتماد کرنا ہے

(۶۱) اور فرزند! یاد رکھو رزق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک رزق وہ جسے تم تلاش کر رہے ہو اور ایک رزق وہ ہے جو تم کو تلاش کر رہا ہے کہ اگر تم اس تک نہ جاؤ گے تو وہ خود تم تک آ جائے گا۔ ضرورت کے وقت خضوع و خشوع کا اظہار کس قدر ذلیل ترین بات ہے اور بے نیازی کے عالم میں بدسلوکی کس قدر فبیح حرکت ہے۔ اس دنیا میں تمہارا حصہ اتنا ہی ہے جس سے اپنی عاقبت کا انتظام کر سکو۔ اور کسی چیز کے ہاتھ سے نکل جانے پر پریشانی کا اظہار کرنا ہے تو ہر اس چیز پر بھی فریاد کرو جو تم تک نہیں پہنچی ہے۔ جو یہ سمجھو چکا ہے اس کے ذریعہ اس کا پتہ لگاؤ جو ہونے والا ہے کہ معاملات تمام کے تمام ایک ہی نیچے ہیں۔

ادب، نہ غصہ

(۶۲) اور خبردار ان لوگوں میں نہ ہو جاؤ جن پر اس وقت تک نصیحت اثر انداز نہیں ہوتی ہے جب تک پوری طرح تکلیف نہ پہنچائی جائے اس لئے کہ انسان عاقل ادب سے نصیحت حاصل کرتا ہے اور جانور مار پیٹ سے سیدھا ہوتا ہے۔ دنیا میں وارد ہونے والے ہجوم و آلام کو صبر کے عزائم اور یقین کے حسن کے ذریعہ رد کرو۔ یاد رکھو کہ جس نے بھی اعتدال کو چھوڑا وہ منحرف ہو گیا۔ ساتھی ایک طرح کا شریک نسب ہوتا ہے اور دوست وہ ہے جو غیبت میں بھی سچا دوست رہے۔ خواہش اندھے پن کی شریک کار ہوتی ہے۔

﴿٦٣﴾ وَ رَبِّ بَعِيدٍ أَقْرَبُ مِنْ قَرِيبٍ وَ قَرِيبٍ أَبْعَدُ مِنْ بَعِيدٍ وَ
 الْغَرِيبُ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَبِيبٌ مَنْ تَعَدَّى الْحَقَّ ضَاقَ مَذْهَبُهُ وَ مَنْ
 اقْتَصَرَ عَلَى قَدْرِهِ كَانَ أَبْقَى لَهُ وَ أَوْلَقُ سَبَبٍ أَخَذَتْ بِهِ سَبَبٌ بَيْنَكَ وَ
 بَيْنَ اللَّهِ سُيْحَانُهُ وَ مَنْ لَمْ يَبَالِكْ فَهُوَ عَدُوٌّكَ قَدْ يَكُونُ الْيَأْسُ إِذْرَاكًا
 إِذَا كَانَ الطَّمَعُ هَلَاكًا لَيْسَ كُلُّ عَوْرَةٍ تَظْهَرُ وَ لَا كُلُّ فُرْصَةٍ تُصَابُ وَ
 رُبَّمَا أَخْطَأَ الْبَصِيرُ قَصْدَهُ وَ أَصَابَ الْأَعْمَى رُشْدَهُ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٦٤﴾ أَخْرِ الشَّرَّ فَإِنَّكَ إِذَا شِئْتَ تَعَجَّلْتَهُ وَ قَطِيعَةُ الْجَاهِلِ تَعْدِلُ
 صِلَةَ الْعَاقِلِ مَنْ آمَنَ الزَّمَانَ خَانَهُ وَ مَنْ أَعْظَمَهُ أَهَانَهُ لَيْسَ كُلُّ مَنْ
 رَمَى أَصَابَ إِذَا تَغَيَّرَ السُّلْطَانُ تَغَيَّرَ الزَّمَانُ سَلِّ عَنِ الرَّفِيقِ قَبْلَ
 الطَّرِيقِ وَ عَنِ الْجَارِ قَبْلَ الدَّارِ إِيَّاكَ أَنْ تَذَكَّرَ مِنَ الْكَلَامِ مَا يَكُونُ
 مُضْحِكًا وَ إِنْ حَكَيْتَ ذَلِكَ عَنْ غَيْرِكَ.

تربیت میں دوست بنانے کی اہمیت

(۶۳) بہت سے دور والے ایسے ہوتے ہیں جو قریب والوں سے قریب تر ہوتے ہیں اور بہت سے قریب والے دور والوں سے زیادہ دور ہوتے ہیں۔ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔ جو حق سے آگے بڑھ جائے اس کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں اور جو اپنی حیثیت پر قائم رہتا ہے اس کی عزت باقی رہ جاتی ہے۔ تمہارے ہاتھوں میں مضبوط ترین وسیلہ تمہارا اور خدا کا رشتہ ہے۔ اور جو تمہاری پرواہ نہ کرے وہی تمہارا دشمن ہے۔ کبھی کبھی مایوسی بھی کامیابی بن جاتی ہے جب حرص و طمع موجب ہلاکت ہو۔ ہر عیب ظاہر نہیں ہوا کرتا ہے اور نہ ہر فرصت کا موقع بار بار ملا کرتا ہے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آنکھوں والا راستہ سے بھٹک جاتا ہے اور اندھا سیدھے راستہ کو پالیتا ہے۔

تربیت اور دوستی

(۶۴) بُرائی کو پس پشت ڈالتے رہو کہ جب بھی چاہو اس کی طرف بڑھ سکتے ہو۔ جاہل سے قطع تعلق عاقل سے تعلقات کے برابر ہے۔ جو زمانہ کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے زمانہ اس سے خیانت کرتا ہے اور جو اسے بڑا سمجھتا ہے اسے ذلیل کر دیتا ہے۔ ہر تیر انداز کا تیر نشانہ پر نہیں بیٹھتا ہے۔ جب حاکم بدل جاتا ہے تو زمانہ بدل جاتا ہے۔ رفیق سفر کے بارے میں راستہ پر چلنے سے پہلے دریافت کرو اور ہمسایہ کے بارے میں اپنے گھر سے پہلے خبر گیری کرو۔ خبردار ایسی کوئی بات نہ کرنا جو مضحکہ خیز ہو چاہے دوسروں ہی کی طرف سے نقل کی جائے۔

﴿٦٥﴾ وَإِيَّاكَ وَ مُشَاوَرَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّ رَأْيَهُنَّ إِلَى أَفْنٍ وَ عَزْمَهُنَّ إِلَى وَهْنٍ وَ اكْفُفْ عَلَيَّهِنَّ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ بِحِجَابِكَ إِيَّاهُنَّ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحِجَابِ أَتَقَى عَلَيَّهِنَّ وَ لَيْسَ خُرُوجُهُنَّ بِأَشَدَّ مِنْ إِدْخَالِكَ مَنْ لَا يُوثِقُ بِهِ عَلَيَّهِنَّ. وَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَلَّا يَعْرِفَنَّ غَيْرَكَ فَافْعَلْ وَ لَا تَمْلِكِ الْمَرْأَةُ مِنْ أَمْرِهَا مَا جَاوَزَ نَفْسَهَا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ رَمِيحَانَةٌ وَ لَيْسَتْ بِقَهْرْمَانَةٍ وَ لَا تَعُدُّ بِكَرَامَتِهَا نَفْسَهَا وَ لَا تُطْمِعْهَا فِي أَنْ تَشْفَعَ لِغَيْرِهَا.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٦٦﴾ وَإِيَّاكَ وَ التَّغَايُرَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ غَيْرَةٍ فَإِنَّ ذَلِكَ يَدْعُو الصُّحِيحَةَ إِلَى السَّقَمِ وَ الْبَرِيئَةَ إِلَى الرَّيْبِ.

آبرو کا حفظ کرنا: عورتوں کی شخصیت کا صدف

(۶۵) خبردار۔ عورتوں سے مشورہ نہ کرنا کہ ان کی رائے کمزور اور ان کا ارادہ سُست ہوتا ہے۔ انھیں پردہ میں رکھ کر ان کی نگاہوں کو تاک جھانک سے محفوظ رکھو کہ پردہ کی سختی ان کی عزت و آبرو کو باقی رکھنے والی ہے اور ان کا گھر سے نکل جانا غیر معتبر افراد کے اپنے گھر میں داخل کرنے سے زیادہ خطرناک نہیں ہے۔ اگر ممکن ہو کہ وہ تمہارے علاوہ کسی کو نہ پہچانیں تو ایسا ہی کرو اور خبردار انھیں ان کے ذاتی مسائل سے زیادہ اختیارات نہ دو اس لئے کہ عورت ایک پھول ہے اور حاکم و متصرف نہیں ہے۔ اس کے پاس ولحاظ کو اس کی ذات سے آگے نہ بڑھاؤ اور اس میں دوسروں کی سفارش کا حوصلہ نہ چاہو۔

(۶۶) دیکھو خبردار غیرت کے مواقع کے علاوہ غیرت کا اظہار مت کرنا کہ اس طرح اچھی عورت بھی بُرائی کے راستہ پر چلی جائے گی اور بے عیب بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔

﴿٦٧﴾ وَاجْعَلْ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِّنْ خَدَمِكَ عَمَلًا تَأْخُذُ بِهِ فَإِنَّهُ أُخْرَى
أَلَّا يَتَوَكَّلُوا فِي خَدَمَتِكَ وَ أَكْرِمْ عَشِيرَتَكَ فَإِنَّهُمْ جَنَاحَكَ الَّذِي بِهِ
تَطِيرُ وَ أَضْلِكَ الَّذِي إِلَيْهِ تَصِيرُ وَ يَدُكَ الَّتِي بِهَا تَصُولُ.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿٦٨﴾ اسْتَوْدِعِ اللَّهَ دِينَكَ وَ دُنْيَاكَ وَ اسْأَلْهُ خَيْرَ الْقَضَاءِ لَكَ فِي
الْعَاجِلَةِ وَ الْآجِلَةِ وَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ السَّلَامُ.

ترہیت اور مدیریت

(۶۷) اپنے ہر خادم کے لئے عمل مقرر کر دو جس کا محاسبہ کر سکو کہ یہ بات ایک دوسرے کے حوالہ کرنے سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ اپنے قبیلہ کا احترام کرو کہ یہی تمہارے لئے پرواز کا مرتبہ رکھتے ہیں اور یہی تمہاری اصل ہیں جن کی طرف تمہاری بازگشت ہے اور تمہارے ہاتھ ہیں جن کے ذریعہ حملہ کر سکتے ہو۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

ترہیت میں دعا کی تاثیر

(۶۸) اپنے دین و دنیا کو پروردگار کے حوالہ کر دو اور اس سے دعا کرو کہ تمہارے حق میں دنیا و آخرت میں بہترین فیصلہ کرے۔

والسلام

اس کتاب کی تالیف میں

مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا ہے۔

مرحوم کلینی	قرآن کریم
سید ابوالحسن حسینی ادیبانی	اصول کافی
شیخ صدوق	آشنائی بانظام تربیتی اسلام
علامہ مجلسی	الامالی للصدوق
آیۃ... امینی	بحار الانوار
شیخ اسماعیل ہاشمی برسوی	اسلام و تعلیم و تربیت
علامہ شیخ محسن علی نجفی	تفسیر روح البیان
شیخ طوسی	ترجمہ وحاشیہ قرآن کریم
علامہ مفتی جعفر حسین	التہذیب
ابن شعبہ الحرانی	ترجمہ نہج البلاغہ
مرحوم علامہ ذیشان جوادی	تحف العقول
آیۃ... مظاہری	ترجمہ وحاشیہ نہج البلاغہ
	تربیت فرزند از نظر اسلام

عبدالمجید زہادت	تعلیم و تربیت در نوح البلاغہ
محمد جواد طوسی	حقوق فرزندان در کتب اہلبیت
محمد بن محمد بن اشعث کوفی	الجعفریات
محمد علی حاجی دہ آبادی	در آمدی بر نظام تربیتی اسلام
محمد بن حسن فثال نیشابوری	روضۃ الواعظین
ژان پیازہ	زندگی و پرورش کودک
ابن ابی الحدید	شرح نوح البلاغہ
امام سجاد علیہ السلام	صحیفہ سجادیه
ابن ابی جمہور احسانی	عوالی الآلی
دفتر حوزہ و دانشگاہ	فلسفہ تعلیم و تربیت
امام رضا علیہ السلام	فقہ الرضاً
سید جمال الدین دین پرور	فرزندم چمن باش
متقی الہندی	کنز العمال
علامہ ابن منظور	لسان العرب
محدث نوری	مستدرک الوسائل

مکارم الاخلاق	مرحوم طبری
مصباح	ابراہیم بن علی عاملی کفعمی
من الاسکضرہ الفقہیہ	شیخ صدوق
المقتضی	شیخ مفید
مسئلت تربیت	محمد دشتی
نہج البلاغہ	سید شریف رضی
نزہۃ الناظرہ	یحییٰ بن سعید حلّی
وسائل الشیعہ	شیخ حر عاملی

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

﴿فہرست﴾

مقدمہ ۵

پہلا حصہ

(تربیت، قرآن و سنت کی روشنی میں)

تربیت؟ ۱۳

تربیت قرآن کی نگاہ میں ۱۶

تربیت ائمہ معصومین کی نگاہ میں ۲۰

عوامل تربیت ۲۳

قانون وراثت ۲۳

خاندان ۲۸

والدین کا فرائض ۳۱

ماحول ۳۷

اسلام کی نگاہ میں ماحول کی اہمیت ۳۸

اسکول اور استاد ۴۱

دوست و احباب ۴۶

دوسرا حصہ

(تربیت، امام علی کے مکتوب کی روشنی میں)

- ۴۹ کچھ خطبہ کے بارے میں
- ۵۲ پرورش کرنے والا باپ
- ۵۳ تربیت کی ضرورت
- ۵۳ تقویٰ، تربیت کی ضمانت
- ۵۶ تربیت میں موعظہ کی اہمیت
- ۵۸ نہیں جانتے انہ کہو! حیران ہو۔ بھڑک جاؤ
- ۵۸ تربیت کے لئے راہ ہموار کرنا
- ۵۸ زیور اخلاق سے ارستہ ہونا
- ۶۰ تربیت میں امن و پناہ کا مقام
- ۶۰ تربیت میں نیکی کی طرف ہدایت کرنے کا کردار
- ۶۰ پرورش کرنے والے اور اس کے دستور کو غور سے سننا
- ۶۲ تربیت میں تاخیر نفسیاتی بیماریوں کا سبب بنتی ہے
- ۶۲ معلم اور والدین کی ذمہ داری

- ۶۳..... منکر اور تاریخ نبین معلم
- ۶۳..... تمھارے لئے
- ۶۶..... تربیت میں تاریخ کا کردار
- ۶۸..... اہم ترین اصل تربیت
- ۶۸..... عداوتوں اور خطاؤں سے پرہیز کرو
- ۷۰..... خدا سے مدد طلب کرنا تربیت کے لئے اہم شی ہے
- ۷۰..... تربیت کو قبول کرے کے لئے روحی آمادگی
- ۷۲..... جوانوں میں خدائی سوچ پیدا کرنا
- ۷۲..... تربیت میں بحرانی مواقع کی پیش بینی
- ۷۴..... مکاتب فکر کا پیش کرنا
- ۷۶..... تربیت میں حقیقتوں کی شناخت
- ۷۶..... تربیت میں نمونہ عمل کی اہمیت
- ۷۸..... دوسروں کے ساتھ روابط برقرار کرنا
- ۸۰..... خطا، گمراہی اور اسکی جگہیں
- ۸۰..... مدد اور مددگار

- ۸۲ مشکلات سے بخوبی نموننا
- ۸۲ اس بی نیاز کے سامنے ہاتھ پھیلانا جو تیرا کام بنا سکے
- ۸۳ وہ کہ جو محبت و نوازش کا پیکر ہے
- ۸۳ راز دل راز دار حقیقی سے بیان کرو
- ۸۶ دُعا کا تربیت سے رابطہ تنگ جگ ہے
- ۸۶ اللہ جو تمام اچھائیوں کا مالک ہے اس سے طلب خیر کرو
- ۸۸ تربیت میں بلند فکری کی تاثیر
- ۸۸ موت کی یاد: انسان کو واقع بین اور ایک کامیاب مربی بناتی ہے
- ۹۰ زندگی کے حقیقی پہلو سے واقف ہونا کامیاب تربیت کھلاتی ہے
- ۹۲ تربیت میں وقت کی اہمیت
- ۹۲ تربیت کی اقتصاد میں تاثیر
- ۹۳ اپنی شخصیت کا خیال رکھو
- ۹۳ حرص و طمع تربیت کا سب سے بڑا مانع ہے
- ۹۳ تربیت اور آزادی
- ۹۶ ضرر رساں باتیں

- ۹۶ تربیت اور بے نیازی
- ۹۸ تربیت کے عوامل و موانع
- ۱۰۰ زندگی کی رسم و رواج
- ۱۰۴ اہم ترین نقطہ تربیت خدا پر اعتماد کرنا
- ۱۰۴ ادب، مذہب
- ۱۰۶ تربیت میں دوست بنانے کی اہمیت
- ۱۰۶ تربیت اور دوستی
- ۱۰۸ آبرو کا حفظ کرنا: عورتوں کی شخصیت کا صدف
- ۱۱۰ تربیت اور مدیریت
- ۱۱۰ تربیت میں دُعا کی تاثیر
- ۱۱۱ منابع

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

یتیم اور معاشرہ

مؤلف کی ایک اور تالیف



UPBRINGING
WAY

PROSPERITY OF MANKIND

BY
MUHAMMAD BAQIR DANIS



Cultural Publishing Institute of Ansari

Gem - Passage goods - last floor - no 174

Tel. Fax: 7731137